REGD No. E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰ نئے روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۷ | ۱۲ احسان ہش ۱۳۳۷ | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ | ۱۲ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۴

بعثتِ انبیاء کا عموم

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

عنوان بالا کے ماتحت ۲۵ اپریل اور ۲ مئی کے "صدق جدید" میں جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب مدھوپورہ بہار کا ایک مضمون شائع ہؤا ہے۔

اس مضمون پر جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے دو باتوں پر اپنا "زورِ استدلال" صرف کیا ہے۔ کہ انبیاء کی بعثت عام نہ تھی بلکہ خاص تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ازل سے ایک ہی قوم اور ایک ہی ملک کو "منصب نبوت" کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اور اس کا نام ہے "عرب" جس میں یہود و نصاریٰ اور [illegible] یعنی حضرت اسحاق و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی اولاد آباد ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ مسلمان رام۔ کرشن اور بودھ علیہم السلام کی نبوت کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور ان کے لفظوں میں ان "جہادیوں" کو فہرستِ انبیاء میں شامل کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب ایک اصول بیان فرماتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس کا ماخذ کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح انبیاء کی تکذیب کفر ہے اسی طرح "غیر نبی" کو نبی مان لینے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی قرآن یہ اصول بیان فرماتا ہے کہ نبی کاذب کے کذب کی لعنت خود اسی پر پڑیگی۔ نہ صدق نیت سے اس کے ماننے والوں پر۔

پھر جناب ڈاکٹر صاحب نے تو غضب یہ جرأت کی ہے کہ قرآن پاک کی وہ تمام آیات جن سے بعثتِ انبیاء کا عموم ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے سیاق و سباق پر بحث کی ہے۔ اور ان کا مصداق صرف اہل عرب کو قرار دیا ہے جناب ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریر پڑھکر ہم کو رؤسائے مکہ کا یہ قول یاد آگیا۔ لولا نزل ھذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم۔

یعنی جب رؤسائے مکہ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے یتیم کے منصب نبوت پر سرفراز ہونے کا ذکر سنا تو کہا کہ اوہو! یہ قرآن طائف یا مکہ کے کسی رئیس پر کیوں نہیں نازل ہؤا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارِ مکہ بھی بعثتِ انبیاء کے عموم کے قائل نہ تھے بلکہ وہ مخصوص لوگوں کو ہی اس کا حقدار سمجھتے تھے۔ قرآن پاک نے اس کے جواب میں فرمایا آھم یقسمون رحمت ربک۔ یعنی کیا یہ لوگ خدا کی رحمت کی تقسیم کرنے بیٹھے ہیں۔ یہ اس عقیدہ والے کیلئے خدا کی طرف سے ایک تنبیہہ تھی۔ کاش! اس سے آج مسلمان بھی متنبہ ہو جاتے۔

تحریکِ وحدتِ ادیان

آج سے پچاس سال پیشتر کی بات ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ جماعت احمدیہ نے بعثتِ انبیاء کے "عموم" کا اعلان کیا تھا کسی قوم یا ملک میں ذہنی انقلاب برپا کرنے کے لئے یہ زمانہ کچھ زیادہ نہیں۔ مگر یہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی قوت قدسیہ کا اثر ہے کہ اس وقت ہندو پاک بلکہ یوں کہیئے کہ ساری دنیا میں "وحدتِ ادیان" کی ایک تحریک چل رہی ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ سارے مذاہب کا منبع و ماخذ ایک ہی قرار دیا جائے۔ اس وقت کئی ممتاز شخصیتیں اس تحریک کی رہنمائی کر رہی ہیں۔ انہیں میں ڈاکٹر اقبال کے شارح و مفسر خلیفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بھی ہیں۔

ایمان بالرسل

مگر مسلمانوں میں جو یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کا ایک طبقہ تو وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان بالرسل نجات کے لئے ضروری نہیں رکھتے ہیں۔ کہ آخر میں مولینا ابو الکلام صاحب آزاد کا مسلک بھی یہی ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی کتاب "غبارِ خاطر" میں اسی کی تائید کی ہے۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو ایمان بالرسل ضروری قرار دیتا ہے۔ اور یہ مسلک ہے جماعت احمدیہ کا۔ اسی لئے جماعت احمدیہ اگر ایک طرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور سید الانبیاء مانتی ہے۔ تو دوسری طرف اقوام عالم کے ان تمام مذہبی رہنماؤں کو تسلیم کرتی ہے۔ جن کا نام صدیوں سے عزت و احترام کے ساتھ لیا جا رہا ہے۔ جیسے کرشن چندر۔ رام چندر۔ گوتم بودھ۔ زرتشت اور کنفیوشس وغیرہ۔

وحدت الوجود

غالباً یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی تصرف ہے۔ کہ اس وقت ہندوؤں کا تعلیم یافتہ اور سنجیدہ طبقہ "تحریک وحدت ادیان" کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اور بہت سی ایسی سوسائٹیاں وجود میں آ گئی ہیں۔ جو آج رام و کرشن کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ایک "رسول اللہ" کے طور پر لیتی ہیں۔ مگر انہوں نے اپنی اس تحریک کی بنیاد عقیدہ "وحدت الوجود" پر رکھی ہے۔ یہ عقیدہ جس کو ہم ہندو دھرم کا "اسم اعظم" کہہ سکتے ہیں۔ دنیا میں "الوہیت" یا "حصۂ الوہیت" کے نزول کا قائل ہے۔ جس کو ہم نظریہ حلول کہتے ہیں۔ انسان "عقیدہ وحدۃ الوجود" کے موڑ پر پہنچ کر فکر و تخیل کے "دوراہے" پر کھڑا ہو جاتا ہے عقیدے کے اعتبار سے وہ سوچتا ہے۔ کہ جب جزء و کل میں ایک ہی ذات کا عمل و دخل ہے۔ تو کسی تحریک کی مخالفت کرنے سے کیا حاصل؟ اور جب عمل کا سوال آتا ہے۔ تو "تنازع للبقاء" پہ گوشہ نشینی۔ رہبانیت اور بھگتی کو ترجیح دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ سیاسی۔ معاشی و اقتصادی دنیا سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں فکر و تخیل کی حیرت انگیز قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہم جو آج ہند قدیم کی تاریخ۔ سیاسیات و معاشیات سے ناواقف ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ ان یوگیوں نے ہمارے لئے فلسفۂ حکمت اور الہٰیات کا تو ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ مگر اس عہد کے تمدن و قومی حالات پر کوئی خاص روشنی نہیں ڈالی۔

ہندوؤں کا وہ طبقہ جو قومی تعصب سے پاک ہے۔ وہ اس عقیدے کے ماتحت تمام ادیان کی وحدت کا قائل ہے اور وہ کسی کے خلاف محاذ قائم کرنا "مقصد مذہب" کے خلاف سمجھتا ہے۔ گیتا کا جو ایک شلوک ہے کہ

اپنا خراب دھرم بھی دوسرے
کے اچھے دھرم سے اچھا ہے

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۶ جون بوقت ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج حضور ۵۵ منٹ سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ (الفضل ۸/۶/۵۸)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تشریف آوری

قادیان ۸ جون۔ صوبہ اڑیسہ کا کامیاب تبلیغی دورہ کرنیکے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۴½ بجے کی گاڑی خیریت و عافیت قادیان واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ۔ آپکی تشریف آوری پر درویشانِ کرام نے مسجد مبارک کے گیٹ پر محترم امیر صاحب مقامی اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی معیت میں آپ کا استقبال کیا۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔ آپ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ قادیان میں خیریت سے ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے زاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۸ء

صوبہ اڑلیسہ کی جماعتوں کا کامیاب دورہ

احمدیت کے رشتہ نے روئے زمین کے تمام احمدیوں کو ایک سلک میں منسلک کر رکھا ہے ہر شخص طبعاً اس بات کا متمنی ہے کہ اُسے مرکز سے زیادہ تعلق رہے اور مرکزی وجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور ہدایات جلد سے جلد ملتی رہیں۔ تا جس مقصد کے پیش نظر وہ اس مقدس جماعت میں شامل ہوا ہے ہر آن اُس کے سامنے آتا رہے۔ اور اُس کے مطابق وہ روحانی ترقی میں آگے قدم بڑھاتا چلا جائے تقسیم ملک کے نتیجہ میں ہندوستان کی جماعتیں اپنے مقدس امام کی زیارت اور ملاقات سے محروم ہوگئیں۔ اور بوجہ دور دراز کے سفروں اور مالی مشکلات کے مرکز سلسلہ قادیان میں آکر تازگی ایمان کے سامان میسر آنے میں بھی الیسی دقتیں رہیں۔ ایسی جماعتوں کی دیرینہ خواہش تھی کہ جس طرح بھی ہو انہیں خاندان کے مبارک خاندان کے قادیان میں مقیم فرد کی ملاقات کی صورت نکل آئے اور مرکز سلسلہ قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان ان کی اس روحانی تشنگی کو دور کرنے اور اُن کی روح کی بالیدگی کے سامان فراہم کرنے کے لئے اُن کے وطنوں تک قدم رنجا فرما کر انہیں اس برکت سے مشرف فرمائیں۔ چنانچہ ان حضرات کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے بعد فیصلہ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مورخہ ۲۹-۵-۵۸ کو قادیان سے اڑلیسہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور اکتالیس روز کے بعد مورخہ ۸-۶-۵۸ کو اس علاقہ کے دورہ سے کامیاب و کامران بخیریت واپس تشریف لے آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عرصہ میں آپ نے اڑلیسہ کی قریباً تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور سبھی نے محبت و عقیدت کے جذبات کا زبانی اور عملی اظہار کیا۔ اگر ان تمام سپاسناموں کو جو مختلف اوقات میں مختلف جماعتوں کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کے ورود پر اُن کی خدمت میں پیش کئے گئے یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو اُن سب کا خلاصہ اور لب لباب اُس روحانی رشتہ کی ترجمانی اور اُس کے تئیں اپنے حالات میں سعی و کوشش کے تذکرہ کے ساتھ سابقہ پیش آمدہ مشکلات کا ذکر ہے اور اس طرح اس مادی زمانہ میں روحانی قدروں پر جاری شدہ سلسلہ کے وسیع پروگرام اور سینکڑوں اور ہزاروں افراد کے دلی جذبات کا علم ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اصل غرض تو اس دور دراز کے سفر سے اس علاقہ کے احمدیوں سے ملاقات تھی جو بفضلہ تعالیٰ نہایت عمدگی سے پوری ہوئی۔ اور افراد جماعت نے اس ملاقات سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق روحانی فائدہ بھی اُٹھایا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانی ہمدردی کے اُس طبعی جذبہ کے ماتحت اس موقعہ پر ہر جماعت کے مقامی افراد کی دلی خواہش رہی کہ اس بے دینی کے زمانہ میں جبکہ وہ خود احمدیت کے نور سے واقف ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلقین اور واقفکار بھی ایسے ہی منور ہوں اور وہ بھی زندہ خدا کی زندہ تجلیات بچشم خود مشاہدہ کرنے والے بنیں۔ چنانچہ اسی قابل قدر جذبہ کے ماتحت بعض مقامات میں علاوہ جماعتی تعارفی و تربیتی اجلاسات کے پبلک جلسے بھی منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں ذی علم طبقہ نے خصوصیت سے شرکت کی اور جماعت کے خیالات کو قریب سے سننے کا موقع پایا۔

اس دورہ کی ایک اور بات جو نمایاں طور پر سامنے آتی ہے۔ وہ اس صوبہ کے بعض وزراء کی جلسوں میں شمولیت اور ان کا جلسوں کے پروگرام کو دلچسپی اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا ہے۔ اس سے صوبہ کے ہندو مسلم خوشگوار تعلقات اور ذمہ دار عہدوں پر فائز معزز افراد کی روشن خیالی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ چیز جہاں ہمارے ملک کے لئے مفید ہے۔ وہاں ان اکابر کا یہ طریق قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے لائق ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی سعید لوگوں کو ان کے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ملک کے مختلف العقاید افراد ایک ہی سٹیج پر پُر امن خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ اور ان سب کی یہ کوششیں بالآخر ملک کے لئے مفید ہوں۔

اگر کوئی شخص خلی بالطبع ہو کر احمدیت کے پاک اصولوں کے پرچار کے طریق پر غور کرے تو اس کو احمدیت وہ بیش بہا سرمایہ دکھائی دے گی جو ملک میں حقیقی اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کا موجب ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بعض جلسوں میں وزراء نے اسبات کا اظہار بھی کیا ہے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کی طرف سے پیشوایان مذاہب کی عزت و احترام کے قیام کیلئے عملی اقدام کیا جاتا ہے جس کا ذکر اڑلیسہ کے جلسوں میں بھی بار بار آیا ہے۔ جس کا نتیجہ مختلف الخیال افراد کے باہمی خوشگوار تعلقات کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت کو اسبات میں نمایاں طور پر کامیابی ہو رہی ہے۔ اور ہر طبقہ میں اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ پورے زور سے اس یقین پر قائم ہے۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد بھی کرتی ہے کہ تمام دنیا میں پھیل رہی بے راہ روی کا اصل علاج اُن کے دل کی صفائی اور ان کے اندر نیک روحانی تغیر پیدا کرنا ہے۔ اور انسانیت کی یہ بڑی خدمت ہے کہ کسی ملک کے سچے خیر خواہ جہاں ملکی قوانین کی ظاہری پابندی کریں اُن کے دلوں میں بھی خلوص اور محبت کے جذبات پائے جاتے ہوں۔ تا ظاہر و باطن کے اتحاد سے جو عمارت تیار ہو وہ ہر طرح سے پختہ اور حد درجہ مضبوط ہو۔

الغرض محترم صاحبزادہ صاحب کے حالیہ دورہ سے اڑلیسہ کی جماعتوں نے بفضلہ کما حقہٗ فائدہ اُٹھایا۔ اب ضرورت اسبات کی ہے کہ وہ اس اثر کو زیادہ دیر تک اپنے اندر قائم رکھیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وہ عہد جو ہر شخص نے بیعت کے وقت کیا تھا اُس کو ہر وقت سامنے رکھیں اور محترم صاحبزادہ صاحب کے دورہ کے موقعہ پر اُن کے ایمان میں جو تازگی واقع ہوئی ہے اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں۔ نئی پود کی دینی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ نوجوانوں کو دین کے کاموں میں حصہ لینے کی تلقین کرتے رہیں۔ بلکہ اگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ تنظیم جماعت کے مطابق مجالس خدام و انصار اور لجنات اپنے دائرہ میں ان تمام باتوں کو یاد رکھنے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی مستقل کوشش جاری رکھیں تو اس دورہ کے اثرات دیرپا ہو سکتے ہیں۔

جماعتہائے اڑلیسہ کی چھٹی کانفرنس کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے ارسال فرمودہ پیغام جو بدر کی گذشتہ اشاعت میں دیا جا چکا ہے صرف اڑلیسہ کی جماعتوں کے لئے نہیں بلکہ اس میں ہندوستان کی تمام جماعتوں کو ہی اُن کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جیسا کہ پیغام کے ابتدائی حصہ میں آپ نے فرمایا:۔

"آپ لوگ سلسلہ کے دونوں مرکزوں سے بہت دور ہیں یعنی قادیان سے بھی دور اور ربوہ سے بھی دور۔ اور ربوہ اور آپ کے درمیان تو ملکی تقسیم کی وجہ سے ایک مزید دیوار حائل ہے اور آپ لوگ خلافت کے فیوض سے اتنے متمتع نہیں ہو سکتے جیسا کہ مرکز خلافت کے قریب رہنے والے احباب ہو سکتے ہیں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

فریادِ مہجور

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

قادیاں کی مجھے جب یاد فضا آتی ہے
یوں سمجھتا ہوں کہ جنت کی ہوا آتی ہے

یادِ ایام وہاں پر تھا ٹھکانا اپنا
جس کے ہر ذرے سے خوشبوئے وفا آتی ہے

تازگی بخشِ دل و جاں ہیں ہوائیں اسکی
وحی و الہام کی ہر وقت ندا آتی ہے

کوئی تقریر جو سنتا ہوں فصیح اور بلیغ
مجھکو یادِ لبِ اصحاب زمنا آتی ہے

ربوہ میں گرمی کی شدت ہے تو پروا کیا ہو
قادیاں سے ہمیں اِک ٹھنڈی ہوا آتی ہے

کوئی درویشوں کو پہنچائے سلام اور پیام
یادِ احباب مجھے صبح و مسا آتی ہے

زندہ باشید محبانِ مسیحِ موعودؑ
تم سے خوشبوئے رجالِ صُلَحَا آتی ہے

قادیاں بستی ہے جس دل میں زباں ہے اس کی
قادیاں قادیاں ہر وقت صدا آتی ہے

کون ہے؟ جانتے ہو؟ مرزا عزیز احمد ہے
دیکھئے کب یہ براتِ رفقا آتی ہے

بند ہو جاتی ہیں جب وصل کی راہیں اکمل
حرکت میں یہ زباں بہرِ دعا آتی ہے

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام

حسب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کے لیے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک بستی میں عید کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا جائے۔ اس لئے ایسے احباب جلد از جلد امیر مقامی کے نام اپنی قربانی کے جانور کی قیمت جس کا ۲۵/- اور ۲۰/- روپے کے درمیان اندازہ کیا گیا ہے بھیج دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کا انتظام کیا جا سکے۔

عید کے موقعہ پر قادیان میں دی گئی قربانی جہاں آپ کی قلبی مسرت کا موجب ہو گی وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اُٹھا سکیں گے کیونکہ ان میں سے اکثر دوست حالات کی ناسازگاری کیوجہ سے خود قربانی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور بیرونجات کے احباب کیطرف سے جو جانور یہاں ذبح کیا جائیگا تو درویشانِ قادیان بھی اسکے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں پس احباب کو اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ (امیر مقامی قادیان)

خطبہ جمعہ

حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا موحّد بندہ وہی ہے جو شرک فی الذات اور شرک فی الصفات دونوں سے بچے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے ممتاز مقام بخشا کہ وہ صحیح معنوں میں موحد تھے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ رمئی ۱۹۵۸ء بمقام مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہم لوگ روزانہ ہر نماز میں بلکہ نمازوں کے علاوہ بھی درود پڑھتے ہیں۔ لیکن کبھی اس امر کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو خدا تعالیٰ نے کیا مقام دیا تھا اور کس وجہ سے دیا تھا۔ قرآن کریم نے اس کی وجہ خود بیان کی ہے اور فرمایا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس دنیا میں بھی بڑی عزت بخشی تھی۔ اور قیامت کے دن بھی اسے بڑی عزت دیں گے۔ اور ہم نے اُسے مناسب حال عمل کرنے والوں اور مقتضائے شریعت اور مقتضائے فطرت کو ملحوظ رکھنے والوں میں سے بنایا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفًا۔ وماکان من المشرکین (نحل ع ۱۶) ہم نے تجھ کو بھی ہدایت دے دی کہ تو بھی ملت ابراہیمی کی اتباع کر کیونکہ وہ مقتضائے شریعت اور مقتضائے فطرت کو ملحوظ رکھنے والا اور ان کے مطابق عمل کرنے والا تھا۔ اور اس کے اندر کسی قسم کی کجی نہیں پائی جاتی تھی یعنی وہ پورا موحد تھا۔

حنیف کے معنے

سیدھے رُکے ہوتے ہیں۔ مگر سیدھے کے لفظ سے ہی یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ وہ موحد ہو۔ کیونکہ جو سیدھا ہوگا وہ بتوں کی طرف نہیں جائے گا۔ یا ایسے کاموں میں مشغول نہیں ہوگا جن میں خدا تعالیٰ کی اتباع سے منحرف ہونا پڑتا ہو۔ مگر ہر شخص حنیف کے لفظ سے وہ مفہوم سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا کہ وماکان من المشرکین۔ اسے شرک سے سخت نفرت تھی اور اس کی توجہ ہمیشہ اپنے واحد خدا کی طرف رہتی تھی۔

شرک کا لفظ تو ایسا ہے جسے سب لوگ سمجھتے ہیں مگر

شرک کے معنے

صرف بتوں کے آگے سجدہ کرنے کے نہیں۔ ایسا شرک تو آجکل عیسائیوں اور تعلیم یافتہ ہندوؤں میں بھی نہیں پایا جاتا۔ اور وہ بھی بتوں کے آگے سجدہ نہیں کرتے۔ پس ماکان من المشرکین کے یہ معنے نہیں کہ وہ بتوں کے آگے سجدہ نہیں کرتا تھا بلکہ درحقیقت شرک کئی قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو شرک فی الذات ہے یعنی کسی کو ایسا سمجھ لینا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی ہے۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں کہ باپ بھی ازلی ہے۔ بیٹا بھی ازلی ہے۔ اور روح القدس بھی ازلی ہے۔ اور ایک شرک فی الصفات ہوتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں ہی پیدا کرتا ہوں۔ اب اگر انسان کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ بھی خلق کیا کرتا تھا تو

یہ شرک فی الصفات ہوگا

جیسے بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ یا مثلاً مُردے کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ مگر بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سید عبد القادر صاحب جیلانی بھی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔

قادیان کی بات ہے

وہاں غیر احمدی مولویوں نے ایک دفعہ جلسہ کیا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آئے اور انہوں نے ہمارے خلاف بڑی تقریریں کیں۔ اسی جلسہ میں ایک حنفی مولوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی پوری ہوئی اور انہوں نے فلاں نشان دکھایا۔ بھلا یہ بھی کوئی معجزے ہیں۔ معجزہ تو یہ ہوتا ہے کہ ایک دفعہ سید عبد القادر صاحب جیلانی کے پاس ان کا ایک مرید آیا۔ اور کہنے لگا۔ حضور میرا بیٹا بیمار ہے۔ دعا کریں کہ وہ اچھا ہو جائے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ ہم دعا کریں گے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر وہ مر گیا۔ اس پر وہ پھر آپ کے پاس آیا اور وہ کہنے لگا۔ حضور میرا بیٹا تو مر گیا۔ کہنے لگے۔ ہیں مر گیا۔ اب عزرائیل میں بھی اتنی جرأت ہو گئی ہے کہ وہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے۔ انہوں نے اسی وقت ڈنڈا اٹھایا اور

آسمان کی طرف چڑھنا شروع کر دیا

عزرائیل آگے آگے بھاگا جا رہا تھا اور وہ ڈنڈا اٹھائے اُس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ وہ آسمان میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ یہ اس کے پاس پہونچ گئے اور زور سے اُسے ڈنڈا مارا جس سے وہ لنگڑا ہوگیا اور روحوں کی تھیلی اس کے ہاتھ سے چھینی کر اس کا منہ کھول دیا۔ وہ روتا روتا خدا تعالیٰ کے پاس گیا اور کہنے لگا خدایا میں تو تیرے کام گیا تھا مگر عبد القادر جیلانی نے مجھے ڈنڈا مارا اور میرے ہاتھ سے روحوں کی تھیلی چھین کر انہوں نے

ساری روحوں کو آزاد کر دیا

اب میرا کام کیا رہ گیا۔ میری جگہ کسی اور کو مقرر کر دیجئے۔ پھر انہوں نے وہی روح نہیں نکالی جو اُن کے مرید کے لڑکے کی تھی بلکہ جتنی روحیں تھیلی میں بند تھیں وہ سب کی سب انہوں نے کھول دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ بات سُنی تو فرشتہ سے کہنے لگا۔ چپ چپ اگر عبد القادر جیلانی نے یہ بات سُن لی تو پھر آ گیا ہے گا۔ تو خواہ مخواہ شور مچا رہا ہے اگر عبد القادر جیلانی کے کان میں یہ بات پڑ گئی تو نعوذ باللہ میری بھی خیر نہیں۔ اب اس قسم کا عقیدہ بھی شرک میں ہی داخل ہے۔

اسی طرح خدا السمیع ہے۔ اس لئے لوگ اپنے بچوں کا نام عبد السمیع رکھا کرتے ہیں۔ اور السمیع کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سُنتا ہے اور نرالے طور پر سنتا ہے۔ اور یہ کہ اس کے سوا نہ زندہ آدمی دوسروں کی دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ مُردہ۔

صرف خدا ہی ہے

جو لوگوں کی دعائیں سُنتا اور اُن کو قبول فرماتا ہے چنانچہ دیکھ لو کوئی یورپ میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی امریکہ میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی چین میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی مصر، شام اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ مگر خدا ان سب کی دعائیں سُن رہا ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ زندہ تو الگ رہے مردے بھی لوگوں کی دعاؤں کو سن لیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

۱۹۱۲ء میں میں لکھنؤ گیا تو ندوہ جہاں سب سے اعلیٰ اور نئی طرز کی تعلیم دی جاتی ہے اس کو دیکھنے کے لئے ہم بھی چلے گئے۔ وہاں ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کہ حافظ روشن علی صاحب جو میرے ساتھ تھے انہوں نے لڑکوں سے ایک سوال کیا۔ تو شبلی صاحب کے ایک خاص الخاص شاگرد نے لڑکوں کو ڈانٹ دیا کہ خبردار جو اس کا جواب دیا۔ بعد میں شبلی صاحب کو پتہ لگا تو انہوں نے بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ میں ان لوگوں کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا ہوں مگر یہ مولوی سمجھتے ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں

فرنگی محل کا مدرسہ

جو سب سے پرانا مدرسہ ہے اور جہاں درس نظامی پڑھایا جاتا تھا اور حنفیوں کا تھا وہاں ہم گئے تو باوجود اس کے کہ وہ چھٹی کا دن تھا اساتذہ نے تمام لڑکوں کو جمع کر لیا اور ہمیں اپنا سکول دکھایا اور ہم سے مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ مولوی عبد العلی صاحب ان کے مشہور عالم تھے۔ اسی طرح مولوی عبد الحی صاحب مرحوم بھی ان کے بڑے مشہور عالم گذرے ہیں۔ بلکہ مولوی عبد الحی صاحب تو اتنے بڑے پایہ کے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جو بڑے مشہور بزرگ تھے وہ اپنی کتابوں پر ہمیشہ مولوی عبد الحی صاحب سے ریویو لیا کرتے تھے اور جب وہ ریویو کر دیتے تو سمجھتے تھے کہ اب یہ کتاب مستند ہو گئی ہے

مولوی عبد الحی صاحب

تو اس وقت فوت ہو چکے تھے مگر ان کا ایک لڑکا دس گیارہ سال کی عمر کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑکا بڑا ذہین ہے آپ اس سے کوئی سوال کیجئے۔ چنانچہ ہم نے سوالات کئے تو واقعہ میں اس نے ایسے جواب دیئے جن سے اس کی

اعلیٰ درجہ کی ذہانت اور دماغی قابلیت

ظاہر ہوتی تھی۔ مگر جب ہم واپس آگئے تو چند دنوں کے بعد ہمیں پتہ لگا کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ مولوی عبد العلی صاحب کا ایک خاص شاگرد تھا جس کو انہوں نے سکول دکھانے کے لئے ہمارے ساتھ مقرر کیا اور اس نے ہمیں تمام سکول دکھایا۔ مگر جب واپس آئے تو عصر کا وقت تھا راستہ میں ایک مسجد تھی ہم وہاں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھنے کے بعد ہم آ رہے تھے کہ ہم نے راستہ میں دیکھا کہ وہی مولوی صاحب ایک

فقیر کی قبر پر سجدہ

میں گرے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ یہ اتنا عالم آدمی ہے مگر کتنا گر گیا ہے کہ ایک فقیر کی قبر پر سجدہ کر رہا ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وماکان من المشرکین ابراہیم کسی قسم کا بھی مشرک نہیں تھا۔ الف لام جب جمع پر آئے۔ تو اس میں عمومیت کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں یا الف لام استغراق کا فائدہ دیتا ہے کہ ہر قسم اور نوع اس میں شامل ہے پس ماکان من المشرکین کے

یہ بھی معنے ہیں

کہ وہ اپنی توحید میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا اور یہ بھی معنے ہیں کہ اس میں کسی قسم کا بھی شرک نہیں پایا جاتا تھا۔ نہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرتا تھا اور

بعثتِ انبیاء کا عموم

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

اس کی بنیاد اسی نظریۂ وحدۃ الوجود پر ہے آریہ سماج کی تحریک جو ناکام ہوئی۔ اس کی بھی وجہ یہی ہے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم اور ان کے ہمنوا جو اس وقت تحریکِ وحدتِ ادیان کے حامی ہیں۔ ان کے پس پشت بھی یہی عقیدہ کار فرما ہے اور تعجب آتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف جو علامہ اقبال کے شاگرد سمجھے جاتے ہیں۔ اس عقیدے کے حامی ہیں۔ بظاہر اقبال کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے پُرجوش و سرگرم عمل شخص ہیں۔ مگر ان کی حرکت و عمل کا یہ انجام ہے کہ انسان ایک گوشۂ عافیت میں بیٹھ جاتا ہے ان کے سامنے باطل باطل نہیں رہتا۔ اگر ہم ان سے یہ کہیں کہ آپ باطل کے خلاف صف آراء ہو جائیے تو وہ کہیں گے کہ یہ صحیح ہے۔ مگر کوئی شئے باطل ہو بھی تو۔ اقبال کی طرح مرزا غالب بھی ہمہ اوستی تھے۔ اسی لئے انہوں نے بھی فکر و تخیل کے معاملہ میں بڑی جولانی دکھائی ہے۔

تعریف وحدۃ الوجود

لیکن اگر ہم اس عقیدے کی یہ تعریف کریں کہ سارے مذاہب ایک ہی ذات کی طرف سے آسئے ہیں یعنی "ہمہ از اوست" اور اسکی تعبیر یوں کی جائے کہ ہمیشہ انسانی تصرفات کے باعث ان مذاہب کی شکل بھی مسخ ہوتی رہی ہے۔ اس لئے بار بار پیغمبروں کے مبعوث ہونے کی ضرورت پیش آتی۔ تو یہ "عقیدۂ وحدت الوجود"۔ "ہمہ اوست" یا "ہمہ از اوست" کی صحیح تعریف ہوگی۔ مولینا عبید اللہ صاحب سندھی "ہمہ اوست" کی یہی تعریف کیا کرتے تھے۔ انہوں نے شہنشاہ اکبر کو اسی "ہمہ اوست" کا داعی قرار دیا ہے۔ ان کے "دینِ اکبری" اور "نورتن" کی بھی یہی تعریف کی ہے۔

مولینا سید سلیمان ندوی کا قول ہے کہ ہندوؤں کے فلسفۂ وحدۃ الوجود کو مسلمانوں میں سب سے پہلے منصور حلاج نے اپنایا۔ اور ان کے بعد شیخ محی الدین ابن عربی نے اس کو قبول کیا۔ شیخ موصوف کی تصانیف فتوحاتِ مکیہ اور فصوص الحکم میں واقعی اس قسم کی بڑی بحثیں ہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ شیخ نے بعد میں اس سے رجوع کر لیا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اس عقیدے کے مخالف تھے۔ اور انہوں نے جا بجا ان خیالات کی اصلاح کی جو شیخ کے عقیدے کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔

مگر یہ ساری مشکلات صرف "وحدۃ الوجود" کی فلسفیانہ موشگافی کے باعث پیدا ہوئی ہیں اگر اسی اصطلاح کی صرف یہ تعریف کی جائے۔ کہ ہر مذہب کی حقیقت ایک ہے اور ایک ہی وجود کی طرف سے آیا ہے تو کوئی اشکال باقی نہیں

ریویا۔

حضرت مجدد الف ثانی و مولینا اسماعیل شہید

بزرگانِ اُمت میں سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولینا محمد اسمٰعیل شہید رح نے "بعثتِ انبیاء" کے متعلق جس عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے "بعثتِ انبیاء کا عموم" اور "ہمہ اوست" کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب نمبر ۲۵۹ جو مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید جامع علوم عقلیہ و نقلیہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔

اس مکتوب میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:-

۱۔ عذاب و ثواب کے لئے مجرد عقل کی حجت کافی نہیں انبیاء کی دعوت کا پہنچنا ضروری ہے۔

۲۔ امم سابقہ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ کم جگہیں ایسی ہیں جہاں خدا کے پیغمبر مبعوث نہ ہوئے ہوں۔

۳۔ ہندوستان کے بعض شہروں میں ابھی تک "انوار انبیاء" ظلمات شرک میں بھی مشعل کی طرح روشنی ہو رہے ہیں۔

۴۔ ہندوؤں کے مذہبی علماء نے خدا کی ذات و صفات اور اس کی تنزیہ و تقدیس کے متعلق جو لکھا ہے جو چراغ نبوت کے اقتباس ہیں۔

اسی مکتوب میں آگے چل کر اس شبہ کا ازالہ فرمایا ہے کہ اگر ہندوستان میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ تو ان کی خبر بعثت ہمیں کیوں نہیں پہنچی؟ آپ فرماتے ہیں کہ:-

۵۔ ہندوستانی پیغمبروں کی بعثت عام نہ تھی بلکہ کبھی وہ ایک قریہ کبھی ایک شہر اور کبھی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔

۶۔ ہندوستان میں تکذیب انبیاء کے باعث قریوں اور شہروں کی ہلاکت کے بہت سے نشان پائے جاتے ہیں۔

۷۔ مگر اس قوم کی ہلاکت کے بعد بھی انبیاء کا "کلمۂ دعوت" ان میں باقی رہا۔

پھر آپ نے اس شبہ کا ازالہ فرمایا کہ اگر ہندوستان میں انبیاء آئے۔ تو ہندوستان کے باشندے کسی کو نبی۔ رسول یا پیغمبر کیوں نہیں کہتے؟ آپ نے لکھا کہ

۸۔ یہ الفاظ عربی و فارسی لغت کے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہندو بھی نبی۔ رسول اور پیغمبر کو انہیں ناموں سے یاد کریں۔ مگر میرا خیال ہے کہ سنسکرت کا لفظ اوتار "منزل من اللہ" کا ہم معنے ہے۔

مکتوب مذکور کی فارسی عبارت

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مکتوب طویل ہے متعلقہ مقامات کی فارسی عبارت ذیل میں درج کرتا ہوں

بعثت انبیاء کا عموم اور ہندی پیغمبر

در امم سابق که ملاحظه می کند معلوم می شود که کم بقعه می یابد که دراں جا بعثت پیغمبرے نہ شدہ باشد۔ حتیٰ کہ در زمین ہند کہ دور ازیں معاملہ می نماید۔ نیز می یابد کہ از اہل ہند پیغمبراں مبعوث شدہ اند۔ و دعوت بصانع جل شانہٗ فرمودہ اند۔

بھارت میں انوار انبیاء

و در بعضے از بلاد ہند محسوس میگردد کہ انوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در ظلمات شرک مانند مشعل برافروختہ اند۔

ہندوؤں کا علم الٰہیات

اس کے بعد انکار و قبول دعوت کا ذکر کرتے فرماتے ہیں:-

و آنچہ رؤسا و کفرِ ہند از وجود واجب تعالیٰ و از صفات او سبحانہٗ و از تنزیہات و تقدیسات او تعالیٰ نوشتہ اند مقتبس از انوار مشکوٰۃ نبوت ہست۔

خبرِ بعثت

اینجا کوتہ اندیشے سوالی نہ کند کہ اگر در زمین ہند انبیاء مبعوث می شدند ہر آئینہ خبر بعثت ایشاں بما میرسید بلکہ آں خبر از جہت تعدد و دواعی بتواتر منقول می گشت۔ (لیس فلیس یعنی اگر خبر پہنچی تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ سمیع اللہ) زیرا کہ می گوئیم کہ دعوت ایں پیغمبراں مبعوث عام نہ بود۔

آثار ہلاکت

و آثار ہلاکت قریٰ در بلاد و زمین ہند بسیار است و ایں قوم سر ہند ہلاک شدند۔ اما آں کلمہ در میان اقران آنہا باقی ماند وجعلہا کلمۃً باقیۃً فی عقبہ لعلہم یرجعون۔

نبی و رسول کے الفاظ

ایں الفاظ در لغت ہند نہ بودہ تا انبیاء مبعوثہ ہند را نبی یا رسول یا پیغمبر گویند۔ یا بہ ایں اسامی آں را یاد کنند۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نے اپنے مضمون میں "عموم بعثتِ انبیاء" کے خلاف جو جو دلائل دیئے ہیں۔ مثلاً ہندوستان میں آثار ہلاکت کا نہ ہونا۔ اور ان کی خبر بعثت کی اطلاع نہ پانا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں ان تمام کا معین طور پر جواب آ گیا ہے۔

مقام مجدد الف ثانی

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رح کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکار تجدید و اصلاح کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور انہوں نے عقائد و اعمال کی باریک سے باریک غلطیوں کی بھی اصلاح کی۔ جیسے "ویدانت" وغیرہ کی۔ وہ درحقیقت ماتقف "سر جلی و خفی" تھے۔ ایسے جلیل القدر مجدد امت کی شہادت نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔

مرتب مکتوبات نے بھی مکتوب مذکور کے اس مضمون کے حاشیہ یا "ذیلی عنوان" پر یہی لکھا ہے کہ

از اہل ہند پیغمبراں مبعوث شدہ اند۔

(دیکھئے مکتوبات امام ربانی صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ احمدی پریس دہلی) واضح ہو کہ یہ احمدی پریس کوئی قادیانی پریس نہیں ہے۔

مولینا اسماعیل شہید رح

ہمارے پاس ہندوستان میں انبیاء کے مبعوث ہونے کی دوسری شہادت حضرت مولینا محمد اسمٰعیل شہید رح کی ہے۔

آپ اپنی تصنیف "العبقات" میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہ ایک تعالیٰ حکیم ہر قوم کے مقدمات کا فیصلہ انہیں کی مذہبی کتاب کے ماتحت کریگا فرماتے ہیں:-

وسرہ انه مامن مذهب
اجتمع علیه جم غفیر
من العقلاء ولاسیما اصحاب
بالغیب کرهبانیین النصاریٰ
والیهود واشراقیه الیونان
واصحاب النور والظلمة
من الفرس وجوگیة الهند
الاوله مقام راسخ فی خطیرة
القدس واصل موسس
فیها۔ ثم اختلط به المفاسد
من اهل الافکار الردیة
وشوب المتاخرون فات
المخزونات من التقلیدات
والرسوم والخطاء فی التعبیر
وعدم المطابقة بین
العاقلة وبین الملتقی
من الغیب وحمل الخلف
کلام سلفهم علی مایرید
اواشباه ذالک فالحکیم
یدرک اصلهم الموسس
فی خطیرة القدس ممتاز
من التخالط لینتقظ رحمه
فتنبه ولاتکن من
الخائنین۔

ترجمہ:- اور اس کا راز یہ ہے کہ کوئی ایسا مذہب نہیں جس پر عقلاء کی ایک جماعت نے اتفاق کر لیا ہو۔ خصوصاً اصحاب غیب، جیسے یہود و نصاریٰ کے رہبان۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کا صوبہ اڑیسہ میں ورود مسعود

جماعتوں نے آپ کے اعزاز میں سپاسنامے پیش کئے اور تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد ہوئے

جلسہ کٹک

حسب پروگرام ۲۵ر مئی کو میونسپل ہال کٹک میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حکومت اڑیسہ کے منسٹر ترقیات شری رادھا ناتھ رتھ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار شریف احمد امینی نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم شرافت احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ نے انگریزی میں سنایا اس جلسہ میں مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں "The Future Religion of Man" کے موضوع پر۔ مکرم مولوی صمصام علی صاحب نے اڑیہ زبان میں "کلکی اوتار" کے موضوع پر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ اور پیشگوئیاں" کے موضوع پر اور خاکسار نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر اردو میں تقاریر کیں۔ اور جماعت احمدیہ کی مخصوص تعلیم کو بھی پیش کیا گیا۔ یہ جلسہ قریباً ۹ بجے شب ختم ہوا۔ آخر میں صدر جلسہ شری رادھا ناتھ رتھ نے اڑیہ زبان میں صدارتی ریمارکس دیئے۔ اور جملہ تقریروں کو بہت سراہا۔ اور ایسے جلسوں کے بار بار انعقاد کی تحریک کی تاکہ ملکی فضاء درست ہو۔ اور دنیا میں امن قائم ہو۔

جلسہ کے بعد اراکین وفد شری رادھا ناتھ رتھ کے ہاں دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ جو انہوں نے صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں دی تھی۔

سپاسنامہ منجانب جماعت اور ایم۔ پی

رات گیارہ بجے جناب شرافت احمد خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک کے مکان پر جہاں اراکین وفد ٹھہرے ہوئے تھے۔ جماعت اور ایم۔ پی کی طرف سے صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور نشر و اشاعت کے سلسلہ میں رقم بھی پیش کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے مختصر طور پر احباب کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اُن کے اعزاز و تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

روانگی وفد برائے کیرنگ

مورخہ ۲۶ر مئی کو اراکین وفد بذریعہ پوری ایکسپریس خوردہ کے لئے روانہ ہوئے۔ خوردہ میں مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب نائب پراونشل امیر جماعتہائے اڑیسہ کے مکان پر چند گھنٹے قیام کیا۔ محترم نائب امیر صاحب سارے دورہ میں وفد کے ہمراہ رہے اور خوب تندہی سے اپنے فرائض کو ادا فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اسی روز اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلا پوتا عطا فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب نے اُس کے لئے دعا فرمائی۔ اور اُس کا نام بھی تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیک۔ صالح اور خادم دین بنائے آمین۔

"یوم خلافت" کیرنگ میں منایا گیا

خوردہ سے ۵ بجے اراکین وفد موٹر میں روانہ ہوئے اور ۵½ بجے کیرنگ میں پہنچ گئے۔ تعداد کے اعتبار سے کیرنگ کی جماعت ہندوستان کی جماعتوں میں سب سے بڑی جماعت ہے احباب جماعت نے گاؤں سے باہر جمع ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے اراکین وفد کا استقبال کیا۔ مسجد احمدیہ کے عقب میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت کی طرف سے مکرم شیخ طاہر الدین صاحب صدر جماعت نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے احباب کو اتحاد و اتفاق اور جماعتی وقار کو ملحوظ رکھنے کی تحریک فرمائی۔ نیز یہ کہ وہ کوشش کریں۔ کہ اُن کے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی ناراضگی اُن سے دور ہو اور وہ اپنے محبوب امام کی دعاؤں مورد بنیں۔

مورخہ ۲۷ر مئی کو "یوم خلافت" منایا گیا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ "خلافت کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں خلافت ثانیہ کی برکات کو خاص طور پر پیش کیا۔ شروع میں مکرم شیخ طاہر الدین صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ اور آخر میں صاحبزادہ صاحب نے صدارتی ریمارکس میں احباب کو تلقین کی۔ کہ وہ دامن خلافت سے وابستہ رہیں۔ کہ اسی میں جماعت کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

۲۸ر مئی کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے احباب کو تحریک کی۔ کہ وہ زندہ خدا اور زندہ رسول پر ایک زندہ یقین رکھیں۔ تاکہ وہ روحانی برکات سے متمتع ہو سکیں۔ اور اپنے عمل میں بھی زندگی کی روح پیدا کریں۔

اسی شام کو لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے مستورات کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ کہ بچوں کی تربیت اور جماعتی ترقی میں کس قدر اچھا پارٹ مستورات ادا کر سکتی ہیں۔ بچے کی تربیت کی ابتداء ماں کی گود سے ہی ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی مستورات مردوں کے دوش بدوش مالی قربانیوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

دوران قیام کیرنگ مکرم صدر صاحب جماعت کے علاوہ خان بہادر مکرم صاحب خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے بھی ہر طرح اراکین وفد کے آرام و سہولت کا خیال رکھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

روانگی برائے نیا گڑھ

۲۹ر مئی کی صبح کو اراکین وفد جناب ڈاکٹر آدم صاحب آف نیا گڑھ کی کار میں نیا گڑھ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۱ بجے نیا گڑھ پہنچ گئے۔ جو کیرنگ سے قریباً ۵۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مکرم مرزا اشیر علی بیگ صاحب اور ڈاکٹر آدم صاحب و دیگر احباب جماعت نے استقبال کیا۔ اراکین وفد ۴½ بجے شام تک نیا گڑھ میں مقیم رہے۔

جلسہ بانکا گوڑہ

شام کو ۵½ بجے اراکین وفد بانکا گوڑہ گئے۔ جو نیا گڑھ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں مرزا اشیر علی بیگ صاحب کا مکان ہے۔ احباب جماعت نے اراکین وفد کا استقبال کیا۔ نماز عشاء کے بعد مرزا اشیر علی بیگ صاحب کے مکان کے احاطہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے فضائل اسلام اور صداقت احمدیت کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ اس جلسہ کی صدارت محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمائی۔ جلسہ اور طعام سے فراغت کے بعد اراکین وفد "نیا گڑھ" رات کو ہی واپس آ گئے۔

روانگی از نیا گڑھ

حسب پروگرام خاکسار ۳۰ر مئی کی صبح کو نیا گڑھ سے بھدرک کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ وہاں پر پہلی اور دوسری جون کو غیر احمدیوں سے تحریری مناظرہ تھا اور ۴½ بجے شام بھدرک پہنچ گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بعد نماز جمعہ نیا گڑھ سے روانہ ہو کر شام کو خوردہ روڈ پہنچے۔ اور وہاں سے "پوری ایکسپریس" کے ذریعہ کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ کلکتہ سے آپ قادیان دار الامان واپس تشریف لے جائیں گے۔

مناظرہ بھدرک

حسب شرائط بھدرک میں یکم اور ۲ر جون کو تحریری مناظرہ "مسجد احمدیہ" بھدرک میں ہوا۔ اس مناظرہ کی صدارت کے فرائض مکرم محمد حنیف صاحب سابق ڈپٹی اسپیکر اڑیسہ اسمبلی نے ادا کئے۔ پہلے دن "وفات مسیح ناصری علیہ السلام" اور "ختم نبوت" کے موضوع پر اور دوسرے دن صداقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اور "توہین آنحضرت صلعم اور حضرت مرزا صاحب" کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ ہر موضوع پر پانچ پانچ پرچے لکھے گئے۔ اور ہر پرچہ کے لکھنے کے لئے "بیس منٹ" کا وقت مقرر تھا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار شریف احمد امینی مناظر تھا۔ اور مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ معاون تھے۔ اور اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولوی اسماعیل صاحب سونگھڑوی مناظر تھے اور مولوی احمد النبی صاحب اُن کے معاون تھے۔

مورخہ ۳ر جون کی شام کو (۵ تا ۸ بجے) M. E. High School کے صحن میں جملہ پرچہ جات پبلک میں سنائے گئے۔ یہ مناظرہ تقریری اور تحریری خوب ہوا۔ یہ پُر امن فضا میں ہوا۔

حسب شرائط یہ مناظرہ مع روئیداد کتابی شکل میں فریقین کی طرف سے مشترکہ خرچ شائع کیا جائے گا۔ جس کی اشاعت کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ مکرم جناب محمد حنیف صاحب صدر مناظرہ اس مناظرہ کی طباعت و اشاعت کا اہتمام فرمائیں گے۔ اس مناظرہ سے فارغ ہو کر ۳ر جون کی رات کو مدراس میل سے روانہ ہوا۔ اور ۵ر جون کو ۳ بجے شام بخیریت مرکز میں پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اس تبلیغی دورہ اور اس مناظرہ کے نیک اثرات و نتائج ظاہر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے۔ اور اس علاقہ کے لوگوں کے دلوں کو احمدیت (جو حقیقی اسلام ہے) کے نور سے منور کر دے آمین

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ رکن وفد

منصور موعود — مصلح موعود

سلسلہ کے لئے دیکھیے بدر مورخہ ۲۲ مئی ۵۸ء

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے قادیان

(۲)

قسط اوّل میں میں یہ بیان کر رہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے منصور کے متعلق آئندہ انکشاف ہونے کی توقع ظاہر کی تھی کیا یہ انکشاف ہوا یا نہیں۔ اس بارہ میں عرض ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے تعین انکشاف ہونے کے متعلق غیر مبائع نہیں بتا سکتے۔ گویا مولوی صاحب کا منصور ہونا اس لحاظ سے خارج از بحث ہو جاتا ہے۔ بلکہ آئندہ ان کے غیر صالح ہو جانے کی پیشگوئی پر مشتمل رؤیا ان کے غیر منصور ہونے پر مہر ثبت کرتی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی احباب کے مستحضر ہے کہ آنحضرت صلعم کی دو پیشگوئیاں تھیں ایک منصور والی حدیث میں اور ایک یتزوج و یولد لہٗ میں پسر موعود کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وحی نے بتا دیا کہ یہ ایک ہی شخصیت کے متعلق ہیں۔ حضورؑ نے اسلام کے احیاء کے لئے خاص طور پر ہوشیارپور کے چلہ میں دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول کر کے آپؑ کو فتح وظفر کی کلید ۔۔۔ عطا کی۔ اور فرمایا کہ پسر موعود کے ذریعہ مردے زندہ ہوں گے۔ قومیں برکت پائیں گی۔ دین اسلام کا شرف ظاہر ہوگا۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائیگا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے پسر موعود کی پیشگوئی میں بتا دیا کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر اسلام کو ترقی دے گا۔ اور اس کو کامیابی بخشے گا اور اس کی نصرت فرمائے گا۔ اور زمین کے کناروں تک اسے شہرت دے گا۔ اور اس کے ساتھ اسلام کو استواری اور تمکنت عطا کرے گا۔ حضورؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:-

> "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے ۔۔۔۔۔ بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جسکی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"
>
> (اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

اس سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی بیک وقت منصور اور یولد لہٗ (پسر موعود) کی تعبیر بھی تھی۔ اور یہ بھی ظاہر کرتی تھی۔ کہ دونوں احادیث کا موعود ایک ہی فرد ہے۔ گویا اس میں یہ بھی بتا دیا کہ وہ پسر موعود بھی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کو نصرت بھی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسکی نصرت فرمائے گا۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعد کی وحی میں "منصور" کی منصوریت اور پسر موعود کی منصوریت اور امامت یعنی سردار لشکر ہونے کے بارہ میں متعدد بار ذکر ہے۔ پیشگوئیوں میں بعض اوقات کچھ خفاء رہتا ہے لیکن ان پیشگوئیوں کے متعلق بعد کی وحی میں راسخون فی العلم کے لئے کوئی خفاء نہیں رہنے دیا گیا۔ چنانچہ اس کے کچھ حصص ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:-

(۱) منصور کو سردار لشکر کے طور پر حدیث میں بھی دکھایا گیا اور کم من فئۃ والے حصہ سے ظاہر ہے کہ حضرت طالوت کی فوج کی طرح مقابلہ درپیش ہوگا۔ اور مقابلہ میں کامیابی اور غلبہ حاصل ہوگا۔ اب ۲۸ر اپریل ۱۹۰۵ء کے بارہ میں پڑھئے حضورؑ فرماتے ہیں:-

> "رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے۔
>
> فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ صدقت الرؤیا۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔"

خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہیں۔ ۔۔ سی شب حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃً الہام ہوا ہے صبح انہوں نے ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بیشک یہ الہام ہوا ہے"۔ (تذکرہ ص ۵۳۹)

کیسے واضح رؤیا اور الہامات ہیں جن کی توضیح یہ ہے (۱) سفید کپڑا حضرت مصلح موعود کی صاف اور بے داغ ذات ہے۔ جسے علم لدنی حاصل ہوگا۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عمرؓ کو ایک لمبی قمیص پہنے دیکھا۔ اور اس کی تعبیر علم فرمائی (۲) انگشتری نشانی ہوتی ہے سردار اور حاکم ہونے کی۔ جیسے آنحضرت صلعم نے انگوٹھی بنوائی تا بادشاہوں کے نام مکاتیب پر ثبت کی جائے۔ جیسے دیگر بادشاہ کرتے تھے تا معلوم ہو کہ مکتوب حاکم یا شاہ وقت نے ارسال کیا ہے۔ انگشتری کپڑے پر رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ اس بے داغ ذات (حضرت مصلح موعود) کو جو بالفاظ پیشگوئی مصلح موعود "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" جو "مسیحی نفس" ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ "اپنی روح" ڈالے گا۔ اسے گویا اللہ تعالیٰ نے جماعت کا امام بنائے گا (۳) امام بنانے کے بعد کیا ہوگا؟ یہ کہ نمایاں فتح ہوگی (۴) اس نمایاں فتح کے ساتھ رؤیا بھی پوری ہو جائے گی۔ کونسی رؤیا؟ وہی جس کا ازالہ اوہام میں ذکر ہے اور جو منصور کے تعلق میں دکھائی گئی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہی رؤیا مراد ہے۔ کیونکہ آگے فرمایا ہے ۔۔۔۔۔ "انی مع الافواج اتیک بغتۃ" کہ مسیح موعودؑ نے فوج طلب کی تھی۔ اے مصلح موعود! میں غیر متوقع حالات پیدا کر کے افواج لا رہا ہوں گا۔ یا یہ کہ اے مصلح موعود بخصوصاً اس زمانہ میں جب کہ حضرت طالوت کی قوم کی سی حالت کا نشانہ ہوگا۔ یعنی قالوا ما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا اور جب مقابلہ میں یہ حالت ہوگی قال الذین یظنون انہم ملٰقوا اللہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔ جب تمہیں طالوت کی طرح روحانی میدان کارزار کی مناسبت میں بسطۃ فی العلم عطا ہو چکی ہوگی۔ اور جماعت کا ایک حصہ یہ کہہ کر معترض ہو کر الگ ہو چکا ہوگا وانی یکون لہ الملک ونحن احق بالملک منہ۔ ایسی حالت میں اے منصور موعود! جب تم افواج لاؤ گے۔ تو ان کی نصرت کے لئے میں بھی فرشتوں کی افواج بھیجدوں گا۔

دوستو! اگر یہاں اشارہ ازالہ اوہام کی منصور والی رؤیا کے متعلق نہ سمجھا جائے تو دوسری کسی رؤیا کی طرف اشارہ نہیں نکلتا اور جو غیر مبائع بھی اس پر معترض ہوگا وہ گویا اللہ تعالیٰ کے الہام کی طرف غیر معقول بات منسوب کرنے والا ہوگا۔ (معاذ اللہ)

دیکھئے اسی رات افواج والا الہام حضرت اقدس کو ہوتا ہے اور اسی رات حضرت مصلح موعود کو خواب میں بتایا جاتا ہے کہ حضورؑ کو یہ الہام ہوا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کیا یہ فعل کہ حضرت مصلح موعود کو بھی ساتھ ہی اطلاع دی۔ نعوذ باللہ باطل تھا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ بتانا مقصود تھا کہ وہی منصور ہیں۔ اور منصور والی رؤیا انہی کے متعلق ہے۔

کیا یہ حیرت انگیز امر نہیں کہ ۱۹۵۳ء میں مارشل لاء کے رنگ میں ظاہر میں بھی حضرت مصلح موعود اور آپ کی جماعت کی حفاظت کے لئے افواج آگئیں۔ حالات کتنے مخالف تھے۔ گورنر نے حضور کو دھمکی دی تھی۔ وزیر اعلیٰ صوبائی کھلے بندوں مخالفین و اشرار کے ساتھ مل گیا تھا۔ امن و امان ختم ہو چکا تھا۔ سردست کے بہت سے ضروری محکمے لاہور میں معطل ہو گئے تھے گویا متوازی حکومت قائم کر لی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان پُرخطر ایام میں بھی بار بار کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی گود میں ہوں۔ وہ خود چلا آرہا ہے۔ اس کی نصرت قریب ہے۔ کتنا ایمان افزا نظارہ تھا کہ جا تک وزیر اعظم کراچی سے لاہور پہنچے اور بجلی کی رو گورنر و وزیر اعلیٰ کو نکال باہر کیا اور پھر گورنر کو بھی بدل گیا۔ اسی طرح کے نصرت الٰہی کے نظارے ہمیں دیگر ممالک میں بھی نظر آتے ہیں۔ افغانستان نے احمدی شہید کئے۔ اور امان اللہ خاں نے اجازت دے کر کہ مبلغ بھجوا دیں پھر مبلغ کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کر کے ملک بدر کیا۔ اور بادشاہت سے محروم۔ البانیہ کے بادشاہ نے مبلغ نکالا۔ خود ملک سے نکالا گیا۔ وغیرہ۔

مارشل لاء ۱۹۵۳ء کے ایام یہ ہی کیا موقوف ہے جب بھی اجتماعی طور پر خلافت ثانیہ میں مخالفین نے یورش کی۔ ہمیشہ ہی منہ کی کھانی پڑی۔ ارتداد ملکانہ کی تحریک۔ احرار کی شورش۔ مصریوں۔ مستریوں وغیرہ کے فتنے سب ہی حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام سیھزم الجمع ویولون الدبر (تذکرہ ص ۷۰۲ وغیرہ) کہ جمعیت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کے بھاگ جائے گی کے پورا ہونے کا ایمان افزا منظر پیش کرتے ہیں۔

ہمارے ایمان کے ازدیاد کا موجب یہ امر ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو ذیل کا رؤیا دکھایا گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

> "میں نے ایک رؤیا کئی دفعہ بیان کی ہے جو یہ ہے کہ ایک کوئی بہت بڑا اور اہم کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرے راستہ میں بہت مشکلات حائل ہونگی یہ خلافت سے بہت پہلے کی رؤیا ہے۔ اور بعد میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس سے مراد خلافت تھی۔
>
> میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ اس کام کی تکمیل کے راستہ میں بہت سی رکاوٹیں ہونگی مگر ان سب کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ جب تم کوئی غیر معمولی نظارہ دیکھو اس کی کوئی پرواہ نہ کرو اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ چنانچہ میں چل پڑا ہوں میرا راستہ دو پہاڑیوں کے درمیان سے گذرتا ہے اور میں جنگلوں میں سے جا رہا ہوں۔ راستہ دباتی ص ۹ پر)

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات میں جلسے (۲)

تیماپور

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مکہ مسجد احمدیہ تیماپور میں زیر صدارت مکرم قریشی نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد قریشی عبد الرحمان صاحب مدرس نے خلافت کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ مکرمی عبد العزیز صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے سورۂ نور سے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد اس کی تشریح فرمائی۔ اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کے اجراء کا ثبوت پیش کیا۔

آخر میں صدر صاحب نے مفید نصائح سے جماعت کو مستفید فرمایا۔ درمیان میں محمد ابراہیم صاحب رحمت اللہ صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ دیگر دوست بھی شریک ہوئے اور پوری توجہ سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ خاکسار

خلیل احمد سیکرٹری دعوت و تبلیغ تیماپور (آندھرا)

مسکرا (یوپی)

حسب اعلان ۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے خلافت اسلامیہ کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ نبوت کے بعد خلافت کا آنا نبوت کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ یہ دونوں لازم ملزوم ہیں ضمناً خلافت منکر کی مخالفت کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ جاری کیا۔ تاکہ آپ کے لائے ہوئے دین کی تمکین ہو۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی بعثت کے بڑے مقصد اشاعت دین کی تکمیل کے لئے خلافت کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے خلفاء کے ذریعہ یہ کام دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

آخر میں خاکسار نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے نعمت خلافت کی قدر کرنے کی تلقین کی۔ بالآخر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت اور بعض غیر مسلم حضرات نے بھی شرکت کی۔ خاکسار

منظور احمد مبلغ سلسلہ

جماعت احمدیہ شموگہ

حسب اعلان ۲۷ ۵/۵۸ کو نماز عشاء کے بعد احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت مکرم جناب میر کلیم اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شموگہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ احباب اور مستورات کی حاضری خاطر خواہ تھی۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے اپنے علم کے مطابق خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ دنیا کے تمام نظام چل نہیں سکتے جب تک ان کا کوئی بڑا اور سربراہ نہ ہو۔ یہاں تک کہ گھریلو نظام کو چلانے کے لئے بھی کسی ایک بڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو پھر نبی کی جماعت کو اور اس کی قائم کردہ تنظیم کو چلانے کے لئے خلیفہ کی کیوں ضرورت نہیں ہو سکتی۔

دوسری تقریر میر عبد الجلیل صاحب کی تھی۔ انہوں نے بھی خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خلافت کے قیام اور خلیفۂ وقت کی اطاعت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم ابوبکر صاحب مالاباری نے آیت قرآنی واذ قال ربک للملٰئکۃ ... الخ پڑھ کر امت مسلمہ کی ترقی کو بغیر خلافت کے ناممکن قرار دیا۔ اور اس کی اہمیت واضح فرمائی بعدہٗ اخلیاق احمد صاحب نے حضور کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر پر مکرم سراج الحق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ نے ایک گھنٹہ سے زائد تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت اور خلافت کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے مختلف مثالوں سے خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات کو واضح کیا۔ ساتھ ہی خلافت کے قیام اور اس کے ساتھ ہمیشہ وابستگی کی جماعت کو تلقین کی۔ آپ کی تقریر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور ساڑھے گیارہ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار سید محمد ملّو پریذیڈنٹ شموگہ

جماعت احمدیہ یادگیر

۲۳ ۵/۵۸ بروز جمعہ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی فیض احمد صاحب مقامی مبلغ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرمی صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پہلی تقریر مکرم نذیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی ضرورت خلافت پر ہوئی۔ آپ نے سورۂ نور کی آیت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہم نظام عالم پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز بغیر جانشین کے مکمل نہیں ہو سکتی۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ روحانی سلسلوں کے بانیوں کو خدا تعالیٰ بغیر جانشین کے چھوڑ دے۔ یقیناً ان کے بھی جانشین ہوتے ہیں جو اُن کے مشن کو قائم رکھتے اور ترقی دیتے ہیں۔ ان کا نگا با نمایاں ہو دا، خلفاء کے ذریعہ بڑھتا ہے۔ دوسری تقریر خاکسار (محمد خواجہ غوری) کی "برکات خلافت" پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ خلافت کی برکات سے آج ہم کتنا بڑا کام اشاعت اسلام کا کر رہے ہیں۔ نیز خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے دائمی خلافت کے بارے میں بعض حوالہ جات پیش کئے۔

صدارتی تقریر میں مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح نبی اللہ تعالیٰ آپ بناتا ہے اسی طرح خلفاء کو بھی خود خدا تعالیٰ ہی چنتا ہے۔ آپ نے خلافت کی نعمت کو ماننے کے بعد جو ذمہ داریاں جماعت پر عائد ہوتی ہیں اُن کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

محمد خواجہ غوری سیکرٹری تعلیم و تربیت یادگیر۔

شاہجہانپور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے یوم خلافت منایا مردوں کے علاوہ مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کی کارروائی حسب پروگرام جناب قریشی عبد الباسط صاحب کے زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد ڈاکٹر محمد عابد صاحب ایم۔بی بی۔ایس نے ایک مضمون "خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے" کے عنوان سے سنایا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے واضح ارشادات سے بتایا کہ اتحاد ملی اور قومی ترقی کے لئے "خلافت" کی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اسلئے احباب خلافت جیسی نعمت کی قدر کریں اور الحمد شریف۔ درود شریف اور استغفار بکثرت پڑھا کریں۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر "خلافت نبوت کا تتمہ" اور خلافت احمدیہ کی برکات پر ہوئی۔ خاکسار نے دعائے ابراہیم (بقرہ ع ۱۵) پڑھ کر نبی کے کام اور ان کی تکمیل بذریعہ خلافت ثابت کی۔ آنحضرت صلعم کی حدیث کہ میرے بعد سلسلہ خلافت جاری ہوگا۔ پھر بادشاہ ہونگے پھر حاکم جابر اور فیج اعوج کا زمانہ اور آخر میں پھر خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ جاری ہوگا۔ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا ثبوت قرآن مجید سورت جمعہ وآخرین منھم لما یلحقوبھم ... الخ سے دے کر بتایا کہ آنحضرت صلعم کا فرمان برحق ہے۔ اور آخری دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت احمدیہ کا انعقاد ہوا۔ مسیح پاک نے رسالہ الوصیت میں فرمایا تھا کہ

"خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے ... دوسری قدرت دائمی ہے ... وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی" (الوصیت)

دوسری قدرت سے مراد آنحضرت صلعم کا فرمان خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہی ہے کیونکہ انسانی عمر کو ثبات نہیں مگر نظام خلافت اب قیامت تک چل سکتا ہے۔ اور خلافت کی برکت سے ہی نبی کے جاری کردہ کاموں کی تکمیل ہوتی ہے

خلیفہ کے لفظ سے دل و دماغ میں تقرب الی اللہ کا تصور فوراً جم جاتا ہے مگر سیکرٹری انجمن یا بادشاہ کے لفظ سے یہ تصور دماغ میں آ بھی نہیں سکتا۔ روحانی دنیا میں شریعت کی تکمیل اور اس کی اشاعت کے لئے نیز نبی کے مقررہ کاموں کی تکمیل کے لئے سلسلہ خلافت ضروری و لابدی چیز ہے۔ غیر مبائع احباب کی غلطی نمایاں ہے۔ کیونکہ از روئے رسالہ الوصیت تمام قوم نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا امامنا حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر متفقہ طور پر بیعت خلافت کی تھی۔ اس میں احباب لاہور شامل تھے وغیرہ۔

بعدہٗ محترم حاجی عبد القدوس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار خورشید احمد پرکھا کرش شاہجہانپور

اوڑتن

الحمد للہ کہ مجلس مذکورہ بتاریخ مقررہ بوقت صبح ۸ بجے شروع ہو کر قریباً دس بجے دن بہ اختتام پذیر ہوئی۔ ایک روز پہلے سے بچے، احمدی مردوں اور مستورات میں تقاریر نے ... بذریعہ اشتہارات ادعیہ بانی کر دیا ... باوجود شدت تمازت آفتاب اور گرم ہوا کے تعلیم یافتہ اور دوسرے جوانوں نے اور مستورات نے شرکت کی۔ اور جملہ احمدی مرد اور بچے بھی شریک مجلس رہے اور احمدی مستورات بھی شریک رہیں۔ قریباً دو گھنٹے تک خاکسار نے آیات استخلاف کی تلاوت و ترجمہ کے بعد خلفائے راشدین

کے زمانہ کے واقعات کو بیان کرکے بتایا کہ حضرت علیؓ کی خلافت تک قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت نبی کریم صلعم کے ارشاد کے مطابق خلافت قائم رہی جو انتخابی تھی۔ پھر جب بادشاہت کا رنگ آگیا۔ تو خلافت الہامی کا دور بذریعہ مجددین و اولیائے امت کے قائم رہا پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ خلافت انتخابی والہامی کا دور چل رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں غیر ممالک میں اسلام کا شیوع اور مساجد و تراجم قرآن کریم وغیرہ کا ذکر بھی کیا گیا۔ جس کو سب نے توجہ کے ساتھ سنتے رہے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

عاجزہ سید ذوالفقار حسین زاہدین (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بمبئی

جلسہ میں شمولیت کے لئے یہاں کی پیغامی انجمن کو بھی دعوت دی گئی تھی جس کی وجہ سے ایک پیغامی دوست نے بھی شرکت کی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم افضل خان صاحب لودی نے "الفضل" خلافت نمبر کی وہ نظم جو حضرت مسیح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں ہے "مسیح و محمد کی آنکھوں کے تارے" بڑی ہی خوش الحانی اور درد و کیفیت آواز سے سنائی جس کا سامعین پر خصوصاً پیغامی دوست پر اثر ہوا۔

بعد ازاں مکرم عبد الرحمن صاحب حکیم نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت اور خلافت کی اہمیت پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ خلافت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہی چلتا آیا ہے۔

آپ کے بعد جناب محبوب صاحب پردہ والے (جو ان دنوں اپنے ضروری کام کے سلسلہ میں ترگند سے بمبئی تشریف لائے ہوئے تھے) نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بھی واضح طور پر بتایا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اور جو بھی اس کی مخالفت کرے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ نیز بتایا کہ نظام خلافت سے وابستگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق ہے

بعدہٗ خاکسار نے الوصیت کی وہ عبارت کہ "اللہ تعالیٰ نے دو قدرتیں دکھلانا ہے" پڑھ کر سنائی۔ اور اس بات کی وضاحت کی کہ دوسری قدرت سے مراد خلافت ہے۔ اسی طرح اُس اعلان سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جملہ اکابرین سلسلہ و معتمدین کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب نے اخبار بدر کے ذریعہ کیا اقتباس پیش کرکے تصویر کے دونوں رُخ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور اخیر خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تقریر سے بعض اہم اقتباسات بھی پڑھ کے سنا دیئے گئے۔

آخر پر نقشہ [illegible] ت کی برکات اور اس سے محرومی کے نواقب پر روشنی ڈالی گئی کہ مرکز قادیان جیسی مقدس بستی جس کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہوئی ہے اور ہمیشہ قادیان ہی مرکز بنایا گیا ہے۔ اس سے بھی منکرین خلافت کی محرومی ہوئی اور یہ سب کچھ خلافت سے انکار کے نتیجہ میں ہے۔ خاکسار کے بعد جناب حکیم صاحب صدر جلسہ حکیم صاحب بھی مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ "ایک ضروری اعلان" کا حوالہ اور پیغام صلح کے بعض حوالجات پیش کرکے یہ بتایا کہ منکرین خلافت ایک وقت اپنی اکثریت کو اپنی صداقت کی دلیل قرار دیتے تھے۔ اور پھر بعد میں جبکہ اقلیت میں آگئے۔ تو اس کو بھی اپنی صداقت ہی سمجھتے رہے۔ ورنہ یہ لوگ پہلے یہ کہتے رہے کہ پانچ لاکھ میں سے دسواں حصہ ہی دکھلائیں وغیرہ۔ آپ نے اسی ضمن میں اور کئی حوالجات بتاکر ثابت کیا کہ اہل پیغام اور ان کے اکابر نے اپنی شکست کا کھلے بندوں اقرار کر لیا ہے۔ آخر میں آپ نے تبلیغی سرگرمیاں کے ذکر میں بتایا کہ اس وقت اکناف عالم میں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مبلغین خدمت اشاعت دین کا کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ برکات خلافت کے نتیجہ میں ہے۔ آخر آپ نے اس پیغامی دوست کو غور کرنے کی اپیل کرکے بعد دعا جلسہ برخواست کیا۔ اور مہمان کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار حضرت صاحب منڈاسگھر
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بمبئی

موسیٰ بنی مائنز

مورخہ ۲۷ رمئی کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد شیخ عبد الشکور صاحب نے "چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے" کی تشریح کی۔ اور مبارک احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفہ اولؓ کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی اور ترک وطن کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آجانے کی پوری تفصیل بیان کی۔ اور آپؓ کی خلافت کے زمانہ کے بڑے بڑے جماعتی کاموں کا ذکر کیا۔ اس طرح دو گھنٹہ تک جاری رہ کر بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار شیخ ابراہیم صدر جماعت
موسیٰ بنی مائنز

بعثت انبیاء کا عموم

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۴)

یونان کے اشراقی۔ فارس کے اصحاب نور و ظلمت اور ہندوستان کے جوگی۔ مگر خدا کی جناب پاک میں اس کا ایک مضبوط مقام اور ٹھوس بنیاد ہے۔ پھر اس میں بیہودہ افکار کی خرابیاں تقلید۔ رسم و رواج اور خطاء فی التعبیر کی دلفریب وطمع سازیاں مل گئیں۔ اور عقل و مذہبی افکار کے درمیان مطابقت باقی نہیں رہی۔ اور پیچھے آنے والوں نے اسلاف کے کلام کو اپنی خواہش کے مطابق بنا لیا۔ یا مراد اس جیسی باتیں ہوئیں۔ پس حکیم کا کام ہے کہ ان مذاہب کی خدا کی پاک بارگاہ میں جو اصل ہے اس کو پالے اور حشو و زوائد کو الگ کر دے تا اس کی روح بیدار ہو۔ پس تو ہوشیار ہو جا اور غافل نہ بن۔

محمد بن قاسم اور ہندو قوم

اسلامیات کے ایک بڑے محقق سید سلیمان ندوی مرحوم نے بھی اپنے لیکچر "عرب و ہند کے تعلقات" میں ایک جگہ لکھا ہے کہ جب "محمد بن قاسم" سندھ آئے تو انہوں نے ہندوؤں کو مشابہ اہل کتاب قرار دیا۔ انہوں نے "بلاذری" کے حوالہ سے تجاوزی کے متعلق محمد بن قاسم کا قول نقل کیا ہے کہ

ما البد الا ککنائس الیھود والنصاریٰ و نیران المجوس

ارباب سیر کی اصطلاح میں مشابہ اہل کتاب اس قوم کو کہتے ہیں جن کے مذہبی عبادات و رسوم سے یہ تو معلوم ہو کہ ان کے پاس انبیاء اور خدا کی کتاب آچکی ہے۔ مگر قرآن پاک میں اس کا نام نہ ہو۔ محمد بن قاسم نے ہندوؤں کو اسی شق میں رکھا۔

ڈاکٹر اقبال

یہ تو ایسے بزرگوں کے حوالے ہیں۔ جن کی بزرگی مسلمانوں میں مسلّم و ثابت ہے۔ ان کے علاوہ بھی اور کئی حوالے ہیں جن کا ذکر کچھ ہی دنوں قبل مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کے "کرشن" نامی مضمون میں آچکا ہے۔ اگر تازہ مفکرین ملت کے حوالے چاہتے ہوں تو ہم ڈاکٹر اقبال کو بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اقبال حضرت رامچندر جی کے متعلق کہتے ہیں کہ

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہل نظر سمجھتے ہیں اس کو امام ہند

اسی طرح گوتم بدھ کی شان میں کہتے ہیں۔

قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی

ڈاکٹر عبد المجید سے گذارش

میرا خیال ہے کہ ان حوالوں کے بعد ڈاکٹر عبد المجید صاحب کے مضمون پر نظر ثانی کی ضرورت نہیں ہے۔ "صحف سماویہ" میں صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو تمام امتوں میں انبیاء کے مبعوث ہونے کی خبر دیتا ہے۔ یہ قرآن پاک کا ایک معجزانہ انکشاف ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روحانیت کے اس "خوان نعمت" پر صرف اہل عرب کو بیٹھنے کی اجازت دی ہے۔ انہوں نے ہر آیت کے سیاق و سباق سے جس طرح استدلال کیا ہے وہ غلط رہبری اور منشاء قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن پاک تو فرماتا ہے :-

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت

یعنی ہم نے ہر قوم کے پاس اپنا پیغمبر بھیجا ہے۔ پھر ہندو جیسی بڑی اور قدیم قوم کے متعلق کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسے خدا نے نظر انداز کر دیا۔ اور اسکے پاس خدا کا کوئی رسول نہیں آیا۔

جماعت احمدیہ اور پیشوایان مذاہب

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اس مسئلہ پر سیر کن بحث کی ہے۔ آپ نے سب سے پہلے خدا کی ربوبیت عامہ یعنی صفت رب العالمین پیش کی ہے۔ پھر اسی صفت "ربوبیت" سے ہر قوم میں بعثت انبیاء پر استدلال کیا ہے۔ اور اسکی تائید و تفسیر میں وہ تمام آیات پیش کی ہیں جنہیں ڈاکٹر عبد المجید صاحب نے "سیاق و سباق" کا سہارا لیکر مجروح قرار دیا ہے۔ وہ ایسا نہیں بلکہ محض سیاق و سباق کا مسئلہ ایسا ہے کہ اسکے ذریعہ بعید سے بعید تاویلات کی گنجائش نکل آتی ہے۔ اسلئے میں اس بحث میں نہیں پڑتا بلکہ خدا کے قول و فعل میں مطابقت کا اصول پیش کرتا ہوں یعنی خدا جب اپنا تعارف "رب العلمین" کے طور پر کراتا ہے تو ضروری ہے کہ اسکے ثبوت میں اپنی فعلی شہادت بھی پیش کرے آیات متعلقہ یعنی وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر وغیرہ میں یہی فعلی شہادت بیان کی گئی ہے اور اس فعلی شہادت کو جانچنے کا خدا نے یہ معیار بتایا کہ جو نبی صادق ہوگا اسکی مثال سمندر کی نفع بخش اشیاء کی سی ہوگی جو سمندر کی تہ میں ثابت و برقرار رہ جاتی ہیں۔ اور جو نبی الحقیقت نبی نہیں ہوتا اس کی مثال جھاگ کی سی ہوتی ہے جس کی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے اما الزبد فیذھب جفاءً واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اسی معیار تحقیق پر ان تمام بزرگوں کو جانچا۔ جو ہندو میں سے مذہبی پیشوا و ملہم من اللہ کے طور پر متعارف ہیں اور ان کی نبوت و ولایت کا اقرار کیا۔ ان میں سے خدا نے جن کو زیادہ بصیرت عطا کی انہوں نے ان انبیاء کی نشاندہی بھی فرمائی۔ اور معین طور پر نام بھی لیا۔ جیسے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ نے ہندوستان کے تین جلیل القدر مذہبی پیشوا حضرت کرشن حضرت رام چندر اور گوتم بدھ کے متعلق فرمایا کہ وہ بھارت کے نبی اور اوتار تھے۔ اور وید کے رشیوں۔ منیوں اور دیوتاؤں کی بزرگی کا بھی اعتراف بجز کیا۔

مکرم ڈاکٹر عبد المجید صاحب کو چاہیئے کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی و وسعت نظر کے ساتھ غور کریں اور خدا کی رحمت عامہ کو ایک قوم کے حق میں مخصوص کرنے کی کوشش نہ فرمائیں۔

پوری۔ اڑیسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری

مقامی جماعت کی طرف سے سپاسنامہ اور اس کا جواب

توقع سے بڑھ کر کامیاب جلسے!

(از مکرم عبد السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ پوری اڑیسہ)

تشریف آوری

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری کے سلسلہ میں مکرم و محترم جناب محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس سے دن کے دس بجے بتاریخ ۲۰ رمئی پوری پہنچ گئے۔ اس کے بعد شام کی گاڑی سے حضرت صاحبزادہ صاحب مع پارٹی پوری اسٹیشن پر رونق افروز ہوئے۔ ایک گھنٹہ قبل جماعت کے دوست اسٹیشن پر کارے کر موجود تھے آپ کے ساتھ مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی محمد احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ۔ مولوی فضل الرحمن صاحب بی۔ اے۔ ڈی۔ ای۔ ڈی نائب امیر پراونشل۔ مولوی بدر الدین صاحب سونگڑوی موجود تھے گاڑی پہنچتے ہی احباب پروانہ وار حضرت میاں صاحب کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اس کے بعد احباب نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور تمام دوستوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد بذریعہ کار میاں صاحب اور پارٹی خان بہادر مصاحب خاں صاحب ریٹائرڈ جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ آف اڑیسہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں جائے رہائش پر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں پڑھی گئیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ پوری کی طرف سے ایک بیش بہا اور خوبصورت کانوں کا ہار پہنایا۔ اس کے بعد افراد جماعت کی طرف سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا گیا اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

پبلک جلسہ اور اس کی روئیداد

مورخہ $\frac{5}{58}$ ۲۱ کو دن کے گیارہ بجے جماعت کے افراد سمیت حضرت میاں صاحب اور پارٹی کی ایک گروپ فوٹو لی گئی۔ تاکہ اس مبارک تقریب کی یاد ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہے۔ شام کو پوری ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ چند دن قبل اشتہارات اور چھپے ہوئے کارڈ کے ذریعہ سارے شہر میں اطلاع کر دی گئی تھی جلسے کا آغاز چھ بجے شام سے ہوا۔ خدا کے فضل سے توقع سے بڑھ کر حاضری رہی۔

پوری ٹاؤن ہال کی تمام سیٹیں بھر گئیں یہاں تک کہ لوگ باہر کھڑے ہو کر تقریر سنتے رہے۔ حاضرین جلسہ سب کے سب تعلیم یافتہ اور ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ وکلاء بھی تھے۔ اخبار کے نمائندے بھی تھے ہندو پنڈت بھی تھے۔ اور سرکاری افسر بھی تھے۔ غرضیکہ ہر ایک اپنے گروہ کی نمائندگی کر رہا تھا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض پوری کے ایک مشہور وکیل رائے بہادر سری لکھمی نرسنگھ مشرا نے ادا کئے۔ مولوی شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج مدراس نے تلاوت قرآن کریم کی۔ تلاوت قرآن کریم کیا تھی۔ گویا کہ جادو تھا۔ جو دلوں پر اثر کر رہا تھا۔ لوگ جو پہلے ادھر اُدھر متوجہ تھے سب کے سب جلسہ گاہ میں آ گئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صمصام علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے معنی و مطالب اڑیہ زبان میں بیان کئے۔ جو دلچسپی سے سنے گئے۔ سب سے پہلے مکرم کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ اور بہترین انگریزی میں ہوئی۔ جسے تعلیم یافتہ انگریزی دان طبقہ نے بہت ہی پسند کیا اور کہا کہ اتنی اچھی تقریر ہم نے کئی سالوں کے بعد سنی ہے۔ آپ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا پیغام نہایت ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا۔

اس کے بعد مولوی شریف احمد صاحب امینی نے نہایت ہی سلیس اردو میں قریباً ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ ان کی تقریر اتنی دلچسپ اور سلیس اردو میں تھی۔ کہ سامعین نے جن کی زبان اگرچہ اڑیہ تھی نہایت انہماک سے سنی اور سمجھی۔ اور بعد میں انہوں نے بار بار اس کی تقریر کی تعریف کی۔ اور کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ اردو زبان ہم لوگ سمجھ نہیں سکیں گے۔ لیکن ہم نے اس تقریر کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ مولوی صاحب کا مضمون بین الاقوامی ہمدردی اور رواداری پر تھا۔ آپ نے عقلی اور نقلی دلائل سے اور براہین سے یہ ثابت کر دیا کہ مذہب اسلام شانتی اور امن کا مذہب ہے۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپ کی تعلیم دوبارہ رواداری نہایت ہی شرح و بسط سے بیان کی جس کا اچھا اثر ہوا۔

اس تقریر کے بعد ہمارے اڑیسہ کے مایہ ناز مقرر۔ اڑیہ زبان کے ماہر مولوی صمصام علی صاحب نے اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے بارے میں جوش سے بھرے ہوئے لہجہ میں ہندو احباب کی خدمت میں اڑیہ زبان میں تقریر فرمائی۔ کہ ایک سماں بندھ گیا۔ ہر چھوٹا بڑا جو اڑیہ زبان کا ماہر ہے رطب اللسان تھا اور ان کا نام اور پتہ نوٹ کر لیا۔ آپ نے حضرت احمد علیہ السلام کا نام وید سے ثابت کیا۔ نیز آپ کی دعاؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے سری رام چندر جی کی دعاؤں کا ذکر کیا اور کہا کہ سری رام چندر جی بھی خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ غرض ان کی تقریر بہت ہی کامیاب رہی۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختصر مگر نہایت ہی لطیف پیرایہ میں فرمایا کہ قادیان کی یہ آواز جو ایک خدا کے رسول کے منہ سے نکلی کہ خدا ہے اور اب بھی بولتا ہے جیسے وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی اس کی تمام قوتیں سب قائم ہیں جس طرح پہلے تھیں۔ تمام دنیا کے لوگوں کو دعوت دی کہ آؤ اس خدا سے تعلق پیدا کرو۔ اور یہ آواز پھیلتی گئی۔ یہاں تک کہ دنیا کے کناروں تک اس کی آواز گونجنے لگی۔ امریکہ میں۔ انگلستان میں افریقہ میں۔ اسپین میں۔ پیرس میں۔ سوئٹزرلینڈ میں۔ ہالینڈ میں یہ آواز گونج رہی ہے۔ اور اس کا حلقہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ آج میں بھی اسی آواز اسی پیغام کو پہنچانے کے لئے پندرہ سو میل کا سفر کر کے آپ لوگوں کے پاس حاضر ہوا ہوں تا آپ کے کانوں میں یہ آواز پہنچ جائے تاکہ آپ بعد میں یہ نہ کہیں کہ ہمیں کسی نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس آواز پر لبیک کہیں اور خدا سے صلح کریں۔ اور اس کے درشن دیدار سے اپنے تئیں خوش قسمت بنائیں

اس کے بعد صدر صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ آخر میں شرافت احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ کٹک نے صدر جلسہ اور حاضرین کا جماعت احمدیہ پوری کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

دو سرا تقسیم ملک کے وقت پیدا ہوا جو انذ میر نیز رہا نہیں ہوا جبکہ اپنے خاص فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بھی محفوظ رکھا اور قادیان کی مرکزیت کو بھی برقرار رکھا۔ اور کفعت عن بنی اسرائیل (تذکرہ ص ۵۲۹ و ۵۴۳)

(باقی)

منصور موعود۔ مصلح موعود

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

میں اندھیرا ہو جاتا ہے بالکل سنسان جنگل ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بہت خطرہ اور خوف کی جگہ ہے۔ میں جا رہا ہوں کہ دور سے شور سنائی دیتا ہے۔ اور مختلف قسم کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ کوئی مجھے گالی دیتا ہے اور کوئی بیہودہ سوال کرتا ہے لیکن میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہوا آگے بڑھتا جاتا ہوں اور جب میں یہ کہوں تو وہ شور بند ہو جاتا ہے۔ مگر تھوڑی دور آگے جاتا ہوں تو بعض عجیب قسم کے وجود نظر آنے لگتے ہیں عجیب عجیب شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ کئی کئی ہاتھوں والے انسان نظر آتے ہیں۔ کسی کا سر بہت بڑا ہے اور کسی کا بہت چھوٹا۔ مگر جب میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہوں تو وہ غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر تھوڑی دیر بعد اور بھی بھیانک نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی ہاتھ کٹا ہوا علیحدہ نظر آتا ہے اور کوئی سر بغیر دھڑ کے دکھائی دیتا ہے۔ کوئی شکل ایسی نظر آتی ہے کہ جس کی لمبی زبان باہر نکلی ہوتی ہے۔ کسی کے بال کھلے ہوتے ہیں۔ آنکھیں حلقوں سے باہر نکل رہی ہیں۔ اور وہ شکلیں طرح طرح سے ڈرانے کی کرتی ہیں۔ مگر میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہوا آگے بڑھتا جاتا ہوں اور جب میں یہ الفاظ کہتا ہوں تو غائب ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہوں"۔ (الفضل $\frac{25}{6}$)

دیکھئے ایک طرف منصور (مصلح موعود) کو بتایا گیا کہ حضور کو انی مع الافواج اتیک بغتۃً الہام ہوا اور اس رات یہ الہام حضور کو ہوا۔ اور اسی رات یہ الہام حضور کو ہوا۔ پھر حضرت مصلح موعود کی خلافت سے پہلے بتا دیا گیا کہ آپ کے سریر آرائے خلافت ہونے پر مخالفت کی ایسی صورتیں پیدا ہوں گی۔ جو تخیل سے بھی بالا ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کی نصرت کرے گا۔ عہد خلافت ثانیہ کے آغاز کے وقت ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ (تذکرہ ص ۲۰۷ و ۴۵۷) والی نصرت حاصل نہیں ہوتی۔ جبکہ اکابر کہلانے والے مولوی محمد علی صاحب وغیرہ پہلے تو کثرت جماعت کو اپنے ساتھ ہونے کو اپنی صداقت کی شہادت میں پیش کرتے تھے مگر آہستہ آہستہ کثرت جب قلت میں بدل گئی تو اپنی حسرت دبانے کی کوشش کے لئے اسی قلت کو اپنی صداقت کے ثبوت میں بیان کرنے لگ گئے پھر کیا دو موم ...

وصولی چندہ جات کا مؤثر طریق

شروع سال سے ہی چندوں کی وصولی پر زور دیا جائے

یہ بات احباب جماعت اور عہدے داران مال پر بخوبی واضح ہے کہ ہم اپنی تبلیغی مساعی اور اشاعت اسلام کے کاموں کو اسی صورت میں جاری رکھ سکتے ہیں جبکہ چندوں کی وصولی باقاعدہ ماہ بماہ ہوتی رہے اگر مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں بھی جماعتیں تدریجی بجٹ کے مطابق چندہ وصول کریں۔ اور وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مرکز کو مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں اخراجات جاری رکھنے کے لئے فکرمند ہونا پڑے۔

اکثر جماعتیں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں چندہ جات کی وصولی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ سال کے درمیانی یا آخری مہینوں میں وصولی کی رفتار تیز کر کے بجٹ کو پورا کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جو جماعتیں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں چندہ جات کی وصولی میں غفلت سے کام لیتی ہیں۔ سال کے آخر پر بھی محنت اور کوشش کے باوجود اقفات بجٹ پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتیں۔ پھر ہر سال ان کے ذمہ بقایا بڑھتا رہتا ہے۔ پس عہدے داران مال کو چاہیئے کہ شروع سال سے ہی چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اور تدریجی بجٹ کی سو فی صدی وصولی کے لئے ذیل کے امور کو ملحوظ رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مد مؤثر ثابت ہوں گے۔

(۱) شہری جماعتوں میں احباب سے ہر ماہ باقاعدگی سے شرح کے مطابق چندہ وصول کیا جائے۔ کیونکہ ملازمت پیشہ اور کاروباری افراد کو ماہ بماہ چندہ دینے میں سہولت رہتی ہے ہر وقت چندہ وصول نہ ہونے کی صورت میں ان کا روپیہ دوسرے کاموں میں خرچ ہو جاتا ہے اور پھر کئی مہینوں کا چندہ ادا کرنے میں یا تو ان کو دقت کا سامنا ہوتا ہے اور بعض اوقات بقایا ادا کرنے کی توفیق میسر ہی نہیں آتی۔ (۲) زمیندارہ جماعتوں کا چندہ ہر فصل پر کلیات میں ہی وصول کر لیا جائے۔ (۳) شہری جماعتوں کو چاہیئے کہ چندہ عام و حصہ آمد کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی مالی سال کی ابتداء سے وصول کیا جاتا رہے۔ اور زمیندارہ جماعتیں فصل ربیع کی وصولی پر چندہ جلسہ سالانہ بھی پورا وصول کریں۔ (۴) سال رواں کے چندوں کے ساتھ ساتھ بقایا کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے۔ کیونکہ صرف نئے مالی سال کا چندہ وصول کر لینا اور بقایا کی وصولی کی طرف دھیان نہ دینا افراد کو بھی سست کرنے کے مترادف ہے۔ اور عہدیداران بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں (۵) عہدے داران مال کو یہ بھی خیال رہے کہ وصولی چندہ جات کو صرف بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ جن افراد کی آمد نیوں میں دوران سال میں اضافہ ہو۔ ان کی آمد کا جائزہ لیتے ہوئے شرح کے مطابق ہر ماہ ان سے چندہ وصول کیا جائے۔ صرف بجٹ پر انحصار کرتے ہوئے معین رقم وصول کر لینا کافی نہیں۔

اگر مالی سال کی ابتداء سے عہدے داران مال چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اور مندرجہ بالا امور کو مد نظر رکھیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ بجٹ سو فی صدی سے بھی زیادہ وصول ہو سکے گا۔ اور سلسلہ کے کاموں کی انجام دہی کے لئے مالی مشکلات پیش نہ آسکیں گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور عہدے داران مال اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ابھی سے کوشش اور جدوجہد کو تیز کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور شروع مالی سال سے ہی چندہ جات کی وصولی کم از کم تدریجی بجٹ کے مطابق سو فی صدی وصولی ہو کر باقاعدہ مرکز میں پہنچتی رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

احباب نشر و اشاعت کی طرف توجہ فرمادیں

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جو کثیر لٹریچر شائع کیا گیا تھا وہ قریب الاختتام ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل لٹریچر کو جلد شائع کرنے کی جلد ضرورت ہے۔ اگر مخلص احباب دست تعاون بڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک ایک رسالہ کی اشاعت اپنے ذمہ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ہو سکتا ہے اور تبلیغ دین میں سہولت پیدا ہو سکتی ہے احباب سے استدعا ہے کہ وہ ازراہ کرم اس کار خیر میں تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ محمد خاتم النبیین
۲۔ حکومت وقت اور جماعت احمدیہ
۳۔ احمدیت کا پیغام
۴۔ زندہ اسلام
۵۔ احمدیہ موومنٹ اِن انڈیا ۔۔۔ ۔۔۔
۶۔ تحریک احمدیت۔
۷۔ اسلام اور اشتراکیت اردو
۸۔ زمانے کی ضرورت انگریزی
۹۔ اسلام اور اشتراکیت ۔۔۔
۱۰۔ ضرورت مذہب ۔۔۔

خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل کیجئے!

یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ" یعنی اگر ہم خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کریں گے تو وہ قادر مطلق ہستی ہمارے دنیوی کاموں میں ہماری مدد کرے گا۔ اور ہماری ترقی کی مستحکم بنیاد دین پر قائم فرمائے گا۔ اس زمانہ میں ہمارا سب سے بڑا فریضہ دین حق کی تبلیغ ہے۔ یہ وہ جہاد عظیم ہے جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی رضا اور مدد حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس راہ میں قربانیاں کیں اور ان کے نام ہمیشہ کے لئے روشن ہو گئے۔ آج احمدیت جو اس ملک ہندوستان میں خدا تعالیٰ کے حکم سے قائم کی گئی تھی۔ دنیا کے تمام ممالک میں پھیل چکی ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم ہندوستان کے احباب اپنے فرائض کو پورے طور پر محسوس نہ کرنے کی وجہ سے اپنا اعلیٰ اور اولیت کا مقام کھو رہے ہیں۔ دوسرے ممالک کے نو احمدی اپنی قربانیوں اور جذبۂ اخلاص سے دن بدن آگے آ رہے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں میں جماعت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اس کے برعکس ہندوستان میں ترقی کی رفتار بہت سست ہے اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی کے لئے اپنی نصرت کے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ آگے بڑھیں اور اس کو حاصل کر کے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے فضل اور رحمت کے سامان اکٹھے کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> "ہندوستان کا یہ اعلان ہے کہ وہ دنیوی حکومت ہے اور مذہبی حکومت نہیں ہے اور اس طرح اس نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ کسی مذہب میں دخل اندازی نہیں کرے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ حکومت ہندوستان خدا کے سامنے اپنے آپ کو بری کر چکی ہے اگر اس کے اس اعلان کے بعد آپ لوگ تبلیغ میں سستی کریں۔ یا آپ لوگ اشاعت میں سستی کریں تو یقیناً خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور دنیا کی نگاہ میں مجرم ہوں گے حکومت ہندوستان مجرم نہیں ہو گی"۔

آیئے اور خدا کے دین کی مدد مندرجہ ذیل طریق پر کر کے خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(۱) تبلیغ کے لئے رخصتیں یا کچھ ایام وقف کر کے اپنے ہی صوبہ میں نظارت ہذا کے زیر انتظام تبلیغ کا کام کریں۔
(۲) اپنے رشتہ داروں اور دوستوں پر تبلیغی زور دیں اور ان کے دلوں کو محبت اور پیار سے فتح کرنے کے بغیر نہ چھوڑیں۔
(۳) تقریر کا ملکہ رکھنے والے اپنی خدمات جماعت کو پیش کریں اور انتظام کے مطابق تبلیغی جلسوں میں تقریریں کریں اور تبلیغی گفتگو میں حصہ لیں۔
(۴) تبلیغی خط و کتابت کے لئے دینی رجحان رکھنے والوں اور سرکاری کے نام بھجوائیں۔
(۵) تبلیغی خط و کتابت کے لئے اپنے نام پیش کریں اور جو پتہ جات مہیا کئے جائیں ان کو تبلیغی خطوط لکھیں۔
(۶) نظارت ہذا کی مد "نشر و اشاعت" میں چندہ دیں تاکہ اشاعت اسلام کے لئے لٹریچر تیار کیا جا سکے۔
(۷) تبلیغ کے لئے نئی نئی تجاویز ارسال کریں کہ جن کے ذریعہ تبلیغ بہتر طریق پر ہو سکے۔
(۸) صاحب حیثیت احباب نظارت ہذا سے تبلیغی لٹریچر منگوا کر تقسیم کریں۔
(۹) اخبار بدر اپنے نام بھی جاری کرائیں اور دوسرے احباب کے نام بھی جاری کرائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں میں پختگی اور تبلیغ میں کامیابی و کامرانی بخشے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو تن من دھن سے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

۱۱۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۱۲۔ آکاشی سوغات
۱۳۔ یہ گئے بٹالے داگورو
۱۴۔ نماز ہندی
۱۵۔ ہولی پرافٹ محمد صلعم
۱۶۔ مسئلہ تناسخ
۱۷۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔
۱۸۔ اس زمانہ کے امام کو ماننا کیوں ضروری ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت

مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں دو بچیوں کے بعد مورخہ ۱۴ر مئی ۵۸ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ مکرمی مولوی صاحب موصوف نے اس خوشی پر ایک سال کے لئے اخبار بدر کسی مستحق کے نام جاری کرنے کے لئے بطور عطیہ مبلغ /۶ روپے عطا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر بدر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے (سیکرٹری مجلس کارپردازان)

نمبر ۱۰۴۴۸ منکہ منظور احمد ولد سید فضل محمد شاہ قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج بتاریخ ۱۳/۷/۵۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا باپ اس وقت بفضل خدا زندہ ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۲۹/ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو کہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد منظور احمد ولد فضل محمد شاہ۔ گواہ شد علی محمد حقانی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد شفیع عابد واقف زندگی وصیت نمبر ۹۲۹۲۔

نوٹ:۔ میں نے وصیت ۱۳/۷/۵۸ کو کی تھی جس کی یہ نقل ہے وہ ہر طرح قائم و درست ہے۔ اور میں تا زندگی اس پر قائم رہوں گا۔ اس پر مجھے اور نہ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں۔ سید منظور احمد عابد ولد سید فضل محمد شاہ صاحب ۲۶/۱/۵۸۔ گواہ شد حمایت احمد ہاشمی موصی نمبر ۱۰۶۹۳ قادیان ضلع گورداسپور ۲۶/۱/۵۸۔ گواہ شد یونس احمد اسلم موصی نمبر ۱۰۷۳۰ قادیان ضلع گورداسپور ۲۶/۱/۵۸۔

نمبر ۱۳۰۹۵ منکہ محمد یوسف ولد حاجی میاں سلطان محمود صاحب قوم شیخ و رہان پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ کلکتہ ۱۲ صوبہ مغربی بنگال آج بتاریخ ۲۶/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نمبر ۱ ایک مکان سہ منزلہ واقع نمبر ۷ لولوٹہ سٹریٹ کلکتہ جس کا چوتھا حصہ میری ملکیت ہے۔ اور اس کی موجودہ کل قیمت قریباً ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے اس کا چوتھا حصہ ۴۵۰۰۰/ روپیہ ہوتا ہے نمبر ۲ ایک دوکان موسومہ کنٹینیکل موٹر ہاؤس واقع ۱۷ مربڈ روڈ سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۲ جس میں اندازاً ایک لاکھ روپیہ کا مال موجود ہے اور جس کا چوتھا حصہ میری ملکیت ہے۔

نمبر ۳ ایک مکان سکنی واقع محلہ ارجن پورہ چنیوٹ جس کی قیمت اندازاً تیس ہزار ۳۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

نمبر ۴ ایک ٹکڑا زمین سفید واقع چاہ ٹاہلیاں والا اندازاً ۲۷ مرلہ قیمت خرید ۸۰۰۰/ روپیہ

نمبر ۵ مختلف قطعات اراضی سکنی واقع قادیان ضلع گورداسپور جن کی تفصیل بعد میں دی جائے گی۔ نمبر ۶ مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

نمبر ۷ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد یوسف بانی بقلم خود ۲۶/۸/۵۶ گواہ شد ظفر احمد (پسر موصی) ۲۶/۸/۵۶۔ گواہ شد محمد شمس الدین امیر جماعت کلکتہ ۲۱/۸/۵۶

ضمیمہ وصیت مرقومہ ۲۴/۸/۵۶۔ میں نے ۲۶/۸/۵۶ کو ہر اپنی ہر قسم کی جائیداد جو ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی ہے بقائمی ہوش و حواس وصیت کی ہے اس میں ایک اضافہ کرتا ہوں کہ میری جو جائیداد پاکستان میں ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور جو جائیداد ہندوستان میں ہے اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس پر مجھے اور میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ العبد محمد یوسف بانی ۱۳۰۹۵ مرقوم ۳۱/۸/۵۶۔ گواہ شد مظہر احمد۔ گواہ شد محمود احمد۔

نمبر ۱۳۱۷۲ منکہ نفیسہ خاتون زوجہ محمد شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۸/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے البتہ جائیداد منقولہ مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/ بذمہ خاوند (۲) انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ (۳) کانٹے طلائی ۹ ماشہ (۴) نقد ۱۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اس مد میں حوالہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بافذ رسید کر دوں۔ تو بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نفیسہ خاتون۔ گواہ شد ضمیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد شریف احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۱۷۷ منکہ نجم النساء زوجہ نذیر احمد صاحب آنشاوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد میں صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ کی صورت میں کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ

"تحریک جدید کے جہاد کو خدا تعالیٰ کا بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھو"

(المصلح الموعودؓ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید میں شمولیت کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے۔ کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہیگا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو متواتر حصہ لیتے چلے جائینگے۔ وہ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کو پورا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچ ہزار فوج کو دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔"

تحریک جدید کے سالِ رواں میں سے عرصہ چند ماہ کا گذر چکا ہے۔ مگر چندوں کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ کیونکہ تحریک جدید کا وعدہ اپنے واجب الاطاعت امام کے حضور پیش کرنے کے بعد اب آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ ایفاء عہد جلد ادا کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بڑی ذمہ داری رکھتا ہے۔ تم ایک معمولی ہمسائے کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو بھی بھلا نہیں سکتے وہ جہاں بیٹھتا ہے تمہیں تنگ کرتا ہے۔ وہ تمہیں سزا نہیں دے سکتا وہ تمہیں گرفتار نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں ملک بدر نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں قید نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا ضرور کرتا ہے کہ جہاں مجلس ہوتی ہے وہ کہتا ہے۔ اے فلاں صاحب! آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا! لیکن اسے پورا نہیں کیا۔ اور بعض دفعہ اس قسم کے طعنوں پہ خونریزی بھی ہو جاتی ہے۔ پھر حکومت سے کئے ہوئے وعدے کو بھی بدل نہیں سکتے۔ جتنے قانون ہیں وہ گورنمنٹ سے وعدے ہی ہیں۔ ہمارے نمائندے جاتے ہیں اور وہ حکومت سے ایک وعدہ کرتے ہیں اور وہی قانون ہوتا ہے۔ جس کی نافرمانی پر انسان سزا پاتا ہے۔ پس جب تم ایک معمولی ہمسائے کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ تو تم خدا تعالیٰ کی سزا سے کس طرح بچ سکتے ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی۔ وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کمزور ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھیگا۔ لیکن جس نے وعدہ کیا تھا۔ مگر اسے پورا نہیں کیا۔ وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں۔"

امید ہے کہ احباب جماعت اپنے تحریک جدید کے وعدوں کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائیداد ادا کر دوں تو بوقت حساب ادا شدہ رقم مجرا کی جائیگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ سماۃ نجم النساء۔ گواہ شد نذیر احمد آتشاوری خاوند موصیہ قادیان ۲۰/۲/۵۴۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن قادیان ضلع گورداسپور ۲۰/۲/۵۴

نمبر ۱۳۲۰۲ منکہ سید غلام ابراہیم ولد سید گوہر علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول پورہ ڈاک خانہ کوڈ ضلع کٹک اڑیسہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ ایک سالمستی مکان زمین متصل مکان ہذا۔ زمین ایک قطعہ دس گونٹھ اور دوسری زمین چار گونٹھ ہے جس کی کل قیمت ۱۲۵۰/ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۴۰/ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد سید غلام ابراہیم

درخواستہائے دعا۔ (۱) مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب صدر جماعت احمدیہ یادگیر ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور اب مکمل طبی علاج حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (۲) میرے والد محترم میاں محمد مراد صاحب حافظ آباد (پاکستان) ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد حافظ آبادی درویش قادیان)

خبریں

نئی دہلی ۹ رجون - اطلاع ملی ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے عالمی بنک کے صدر مسٹر ابوجین بلیک کے نام ایک مراسلہ میں بھارت سرکار کا یہ فیصلہ پھر دہرایا ہے کہ بھارت ۱۹۶۲ء کے بعد بھی مشرقی دریاؤں ستلج - بیاس اور راوی سے پاکستان کو نہری پانی مہیا نہیں کر سکتا - کیونکہ ۱۹۶۲ء تک راجستھان انہار اور اپر سرہند انہار تیار ہو جائیں گی - اور انہیں پانی مہیا کرنا ہوگا - اسلئے تب تک پاکستان کو لازمی طور پر اپنے متبادل انتظامات کر لینے چاہئیں - بیان کیا جاتا ہے کہ شری نہرو کا یہ مراسلہ مسٹر بلیک کے اس مراسلہ کے جواب میں ہے جس میں انہوں نے نہری پانی کے بارے میں بھارت پارلیمنٹ میں دیئے گئے بیانات سے متعلق پاکستان کے اعتراضات اور خدشات کا ذکر کیا تھا - یاد رہے کہ بھارت کے سابق وزیر آبپاشی شری ایس - کے - پاٹل نے پارلیمنٹ میں ایک سے زائد مرتبہ یہ اعلان کیا تھا کہ پاکستان کو نہری پانی مہیا کرنے کے لئے ۱۹۶۲ء حد ہے - اس کے بعد بھارت اسے پانی نہیں مہیا کر سکے گا -

نئی دہلی ۹ رجون - معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار امریکہ سے ایک نیا معاہدہ کرنے کی بات چیت کر رہی ہے - جس کے تحت امریکہ سے فالتو گندم اور دیگر زرعی پیداوار ہندوستان کو مل سکے گی - مال بطور قرض ملے گا - ہندوستان کو لگ بھگ ۳۰ کروڑ ڈالر کا مال ملے گا اس کی ادائیگی آسان قسطوں میں ہوگی - اور ہندوستانی روپیہ کی جائے گی - مزید معلوم ہوا ہے کہ بھارت سرکار اس سال چین سے ۱۰ لاکھ ٹن چاول حاصل کرنے کی کوشش کرے گی -

واشنگٹن ۹ رجون - امریکہ نے روس کی فوجی طاقت کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے - جس میں لکھا ہے کہ روس اپنے روایتی ہتھیاروں سے ایک بڑی بری جنگ یا ایٹمی جنگ شروع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے - وہ لوگوں میں ایک ایسی جنگ کا احساس بھی پیدا کر سکتا ہے جو کسی سیارہ سے کی گئی ہو - رپورٹ میں لکھا ہے کہ آزاد ممالک کو روسی فوج سے جو خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے - روسی فوج اجتماعی طور پر تباہ کن ہتھیار استعمال کئے بغیر ایک بڑی بری جنگ شروع کر سکتا ہے (۲) وہ وسیع پیمانہ پر ایٹمی جنگ چھیڑ سکتا ہے - (۳) جن ممالک کو کمیونزم کے پرچار کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے - روس ان میں اپنے والنٹیئر وغیرہ بھیج سکتا ہے - روسی حکومت ان میں سے کوئی بھی اقدام اس امید پر کر سکتی ہے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے -

منیلا ۹ رجون - صدر فلپائن کاسورس گرسیا نے گذشتہ شب کہا کہ جمہوریت اور کمیونزم کی جدوجہد کا فیصلہ ایشیا میں ہوگا - جہاں دنیا کی سب سے بڑی آبادی ہے - امریکہ جو آزاد دنیا کا لیڈر ہے - اس کو ایشیا کے اربوں نفوس کی مدد کرنی چاہئے - جو اپنی مشکلات پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں -

واشنگٹن ۸ رجون - مسٹر ادلائی اسٹیونسن نے یہاں پر کہا کہ سیاسی اعتبار سے مغربی دنیا آج جس قدر کمزور ہے پہلے کبھی نہ تھی - سویز کا تنازعہ روسی اسپٹنک کی کامیابی - انڈونیشیا کے واقعات جنوبی امریکہ میں اینٹی امریکن فسادات اور اب فرانس کے حالیہ واقعات یہ سب مغربی ممالک کی تباہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس امر کا امکان ہے کہ فرانس آئندہ ۶ ماہ کے اندر اندر اقتصادی تباہی کا شکار ہو جائے - امریکہ اس معاملہ میں فرانس کی امداد کر سکتا ہے ہم فرانس اور شمالی افریقہ کے ممالک میں سمجھوتہ کرا سکتے ہیں انہوں نے مغربی ممالک پر زور دیا کہ وہ روس کی سیاسی برابری کو تسلیم کر لیں - روس کے اقتصادی حملوں کے مقابلہ پر بھی انہوں نے زور دیا -

انتقال پُر ملال

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ خبر احباب جماعت تک پہنچائی جاتی ہے کہ اڑیسہ کا ایک درخشندہ گوہر جناب مولوی محمد امام علی صاحب ؓ زینی احمدی مبلغ اور سابق انچارج اڑیسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں کٹک شہر کے نادی سواسنگھ ہال میں مورخہ ۲۵ رمئی کو آخری تقریر کرنے کے بعد مورخہ ۲۹ رمئی کو اچانک کاربنکل کے پھوڑے سے اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

احباب جماعت مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں مرحوم کو غمگین لڑکا خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ

H/7 New colony Charedwar

جلسہ ہائے یوم خلافت کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

جیسا کہ ۲۷ رمئی ۵۸ء سے قبل بذریعہ اعلان اخبار و ڈاک سب جماعتوں کو اطلاع دی گئی تھی کہ حسب سابق اس دفعہ بھی مورخہ ۲۷ رمئی ۵۸ء کو یوم خلافت منایا جا رہا ہے لہذا جماعتیں اس روز جلسے کریں - اور اس میں خلافت کی ضرورت و اہمیت احباب کو سمجھا کر ان کے ذہن نشین کرائیں کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے اور جلسہ کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوائیں - جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں پہنچ چکی ہیں - ان کی اشاعت اخبار میں کرائی جا رہی ہے - اور ان جماعتوں کو بھی اطلاع دی جا رہی ہے - جن جماعتوں نے تاحال رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد بھجوائیں - ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک مدرس کی فوری ضرورت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے ایک عربی دان معلم کی ضرورت ہے - خصوصیت سے علم منطق فلسفہ اور عربی ادب کی تعلیمی مہارت رکھنے والے معلم کو ترجیح دی جائے گی - تنخواہ بالمقطع ایک سو روپیہ ماہوار دی جائے گی - رہائشی مکان مفت دیا جائے گا - جماعت احمدیہ نیز غیر از جماعت معلموں کی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور مبلغ کی تصدیق کے ساتھ آنی ضروری ہیں - ناظر تعلیم و تربیت قادیان

صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں کا کامیاب دورہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

پس آپ پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جسمانی دوری کے اس فرق کو روحانی اور تبلیغی اور تربیتی اور تنظیمی جدوجہد سے دور کرنے کی کوشش کریں "

امید ہے کہ احباب جماعت اس پیغام کے مطابق عملدرآمد کرنے کی کوشش کرینگے اور پہلے سے زیادہ توجہ اور خلوص سے کام لیتے ہوئے آگے قدم بڑھائیں گے خدا تعالیٰ نے سب کو خدمت و اشاعت دین کے عظیم کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور دوسروں کیلئے نیک نمونہ پیش کرنیکی توفیق بخشے - آمین -